



# وَمَا أَسْأَلُكَ إِلَّا الرَّحْمَةَ لِلْعَالَمِينَ

الحمد لله کہ یہ مجموعہ میلادِ نبوت حضرت خاتمِ رسالت

مسمیٰ باسمِ تاریخی

## حدیقہ آخرت

۱۳۲۸ھ

حب کے ضمن میں

چند درس

مسمیٰ بہ

جمالِ پیغمبر - معراجِ حضور - منجبر و فات - وغیرہ

۱۳۲۹ھ

۱۳۲۸ھ

۱۳۲۸ھ

شامل ہیں

مصنف جناب الفصحی مولوی سید حسن نقوی صاحب شفقِ عماد پوری اگر حضرت امینا کی کنویں

حسب فرمایش جناب سید مقبول احمد صاحب بیلا ضلع گیا

مطبع عام اکبرہ مکہ مکرمہ دارالکتاب

حق تصنیف محفوظ و صاحب فرمایش ہے  
بلا اجازت کوئی قصہ طبع نہ کرے۔

ہر فیصلہ ۹۰



# وَمَا أَسْأَلُكَ إِلَّا الرَّحْمَةَ لِلْعَالَمِينَ

الحمد لله کہ یہ مجموعہ میلاد و نعت حضرت خاتم الرسالت

سمی باسم تاریخی

## حلیقہ آخرت

۱۳۲۸ھ

جس کے ضمن میں  
چند مسائل

سمی بہ

جمال پیغمبر - معراج حضور - مخیر وفات - وغیرہ  
۱۳۲۸ھ ۱۳۲۹ھ

شامل ہیں

مصنف جناب انصاف الفضا مولوی سید حسن قرظی صاحب شفق عماد پوری شاگرد حضرت امیرنا کی لکھنؤ  
حسب فرمائش جناب سید مقبول احمد صاحب کس بیلا ضلع گیا

مَطْلَعُ عَالَمٍ اَكْبَرُ حَقِّهِ لَمْ يَلْزَمِ اَنْ يَشْأَلْ  
وَسَبَّحَ مُفِيدًا بِأَهْلِهِمَا قَادِرٌ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ

{ حق تعالیٰ محفوظ و صاحب فرمائش ہے  
بلا اجازت کوئی قصہ مطلع نہ کرے۔  
بدینہ فی جلد ۶



یارب میں کس زبان سے تیری ثنا کروں      کس منہ سے شکر و نعمتِ عظمیٰ ادا کروں  
 پایا ہے وہ نبی کہ صفتِ اسکی کیا کروں      جاے او بسا ہے پہلے رُحم التجا کروں  
 سجدے میں عجز سے تسلیم خم رہے      ہر دم درود و دریاں تسلیم رہے  
 پیدا صریح لکاک سے ہوشور اسلام      صلّ علی پکار اٹھیں نکلے خاص و عام  
 قدسی سرنیاز جھکا ئیں باحترام      آداب کی جگہ ہے یہ تعظیم کا مقام  
 اسجا نہیں تعلیم کو موقع کلام کا      دم بند ہے مسیح علیہ السلام کا  
 لکھنا ہے حال مولدِ محبوب ذوالجلال      معصوم اشتیاق ہے لذتِ بال بال  
 ایسا لکھوں کہ قال میں آجائے لطفِ حال      لیکن نہ حرف آئے کیس یہ رہے خیال

جو لکھے بے نظیر لکھے بے بدل لکھے  
خانے کا سر قلم ہو اگر بے محل لکھے

اقوال مستند ہوں روایات ہوں صحیح      موضوع یا ضعیف کے قطع نظر صریح  
ہر نظم و نثر کو فصحا بھی کہیں فصیح      حرف غلط کی طرح بٹے بندش قبیح

آئینہ سخن میں نہ ہو نام زنگ کا  
تا تیرے گچھلکے ہو دل موم سنگ کا

پتھر کا بھی جگر ہو تو دشمن پیسج جائے      کا فر بھی سنکے کلید تو حید لب پہ لائے  
صوفی کو میرے نالہ موزوں پہ وجد آئے      قمری کی طرح نعرہ حق سرفہ لگائے

مومن کو چین آئے نہ عاشق کو کل پڑے  
آنکھوں سے اشک سے کلید نکل پڑے

روحی مذاک سدر پہ روح الایم کہیں      صل علی ملک سر عرش ہیریں کہیں  
احسن شاعر ان سخن آفریں کہیں      احباب نکتہ بیخ ہزار آفریں کہیں

ہر شعر تازہ گاشن جنت کا پھول ہو  
محبوب کو پسند خدا کو قبول ہو

الہی تیری حمد و ثنا کے لئے الفاظ کہاں سے لاؤں؟ ایسے لائق و دق میدان طے  
کرنے کو کس سیاحت پر قدم اٹھاؤں؟ جس سمندر کا کنارہ نہ ہو اسکی گھاٹ اترنا کیسا؟ جس  
بھوور کی کہیں بھٹا نہ ہو اس سے ڈوب کر ابھرتا کیسا؟ حباب لاکھ سر اٹھاے دریا کے سامنے  
اسکی ہستی کیا؟ پست ہو یا بلند سب کا وجود فانی تیرے آگے کیسی بلندی و پستی کیا؟

آئی تیرا حیم قدس و صل و ہم و خیال سے خالی - تیری بارگاہِ عزت و رسائی عشق سے عالی

اَلْحَمْدُ عَلٰی الْعَرْشِ الشَّامِخِ بِرَبِّ بَابِ نَفْعَتِ کَا اِیْکَ زَمِنِه کُنْتُ کَنْزَ الْخَفِیِّ کَا تِیْرَے اِسْرارِ  
حکمت کا گنجینہ الٰہی ہر شمع میں تیرا نور ہر زم زم میں تیرا طور ہر گل میں تیرا رنگ و بو ہر طائر  
گم گشتہ کو تیرا جی جستجو - بلیبل کی زباں پر تیرا ترانہ قمری کی صدا میں نغمہ مستانہ - ذرہ ذرہ  
تیرا آئینہ خانہ سب سے آشنا اور سب سے بیگانہ ملو لقمہ

ہر ذرے میں خوشید کا جلو نظر آیا	ہر قطرے میں توحید کا دریا نظر آیا
وحدت نہونی پر وہ کثرت میں ہی رہی	دس ہیں تو کیا سو میں وہ کیسا نظر آیا
کوز میں ہی دریا کی سماں نظر آئی	تل بہر میں ہی ان آنکھوں کو کیا کیا نظر آیا
آنکھیں میں تو دل میں ہی وہ دیتا ہی دکھائی	جو طور پہ اچھ حضرت موشا نظر آیا
محبوب کو پہچان جو لباس شہری میں	بند و غیر خدا کی کتا شا نظر آیا
دیکھا نہ فرشتوں نے کبھی خواہیں حکو	حضرت کو سر عرش وہ جلو نظر آیا

انوار محمدؐ میں تجلی تھی خدا کی

کیا کئے شفق صبحؐ علیؑ کیا نظر آیا

یہ کس کا نام پاک بسیا خستہ زبان پر آیا کہ دل نے یا سیدی روحی فداک کا شور مچایا -

زبان نے کہا آپ ماہِ مہرج نبوت مہرِ پر رسالت ہیں - دل نے کہا اُس حُسنِ شبِ افروز  
کے سامنے ماہتاب تیرہ اُس جمال جہاں آرا کے مقابل آفتاب خیرہ -

زبان نے کہا آپ شانِ خدا صورتِ انسان - دل نے کہا ایسے انسان کہ تن میں  
جان یا جان میں نورایاں -

زبان نے کہا آپ کی ذاتِ سر مایہِ عبتِ دل نے کہا عبتِ کے لئے سر مایہِ عبت -

زبان نے کہا مقصودِ دو عالم دل نے کہا فخرِ نبی آدمؑ (المؤلفہ)

رحمتِ عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم  
 اول و آخر باطن و ظاہر جو کچھ سب کچھ ہر کسی  
 بیچارہ لگانید اے دوستی ناؤ بچا نیا اے  
 بھید خدا کا جانینو اسے بر خفی بچا نیا اے  
 عرش بریں کے نیر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم  
 سب کو ہر سب مقدم صلی اللہ علیہ وسلم  
 خضر کے رہبر نوح کے اہم صلی اللہ علیہ وسلم  
 رفر کے ماہر راز کے محرم صلی اللہ علیہ وسلم

جرم شفق بخشنا نیا اے روزِ خزا کا مآب  
 باعثِ عفو خطائے آدم صلی اللہ علیہ وسلم

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزَمَ عَلَيْكُمْ وَنَجَّى عَنْكُمْ

سِرِّهِمْ عَلَيْكُمْ حَرِّصَ عَلَيْكُمْ  
 آپ کا نگین رسالت و لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین آپ کا نعتِ رحمت و مَا

أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ تَبَاجَدَ الرِّمَادُ وَ أُمِيسَ طَرَّةً وَ تَارَةً وَ لَيْسَ عَالَمٌ أَمِی قُب مَخَاطِبَ

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ سَيِّدَ عَالِی سَب مَقْبَبِ أَنْاسِیْدَ وَ لَیْ اَدَمَ شَهْنِشَاہِ عَالَمِ

پناہ سلطان سریرِ مع اللہ مشعلِ رہنما اِنَّا ارْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَ مُبَشِّرًا وَ نَذِيرًا

شمعِ جہاں آراے داعی الی اللہ بِاِذْنِهِ وَ سِرِّ اَجَامِیْرِ اَمْرِ سِرِّ الفصحی ماہِ مِیْنِ وَ اللَّیْلِ اِذَا سَجَا

باعثِ تخلیقِ عالم موجبِ بنیاد آدم کلیدِ گنجینہ فُتُوْحِ نَاخِدا سَفِیْنِہِ نُوْحِ چراغِ کعبہ ربو

جلیل - ثمرہ تادمہ بلغِ خلیقِ گلِ گلشنِ فریح - نویدِ جاں بخشِ سَیِّدِ اَلْاَنْبِیَا سَندِ اَلْاَصْفِیَا

حضرت سیدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علی الہیہ وَاَحْصَاہِہِ الْبَرِّ سَآۃُ الْاَنْبِیَا

اے باقیم رسالت مر تر از سب شہا تختِ لیس طرہ طسدا و تاجِ ہل آئی

اے سوادِ زلفِ مشکیں تو و اللیل آمدہ دے جمالِ روے تابان تو شرح و الفصحی

داری از حسن بصیرت کحلِ قَاذِغِ الْبَصَرِ در و چشمِ سر گیس اے نورِ عینِ مآطعِ



زین بزم لم یزل شیخ شہستان ازل  
ماہ برج قلہ کئی غور شدہ اوج اگما  
ذی شرف عالی نسب والا خب شاہ عز  
فخر کل تاج رُسل شیخ سبیل نور خدا  
یا شفیع المذنبین یا رحمتہ للعالمین  
معفرت خواہ گناہ استاں روز جزا  
اَنْتَ مَوْلَايَ جَبِيْبِي سَيِّدِي دُوْجُوْ فَلاَ كَدَّ  
چارہ ساز ما غیبیاں ورد و لہارا دوا  
در میان تحریر یا تخته بستم المَشْكُوْ  
فا خداے کشتی دین نوح طوفان بلا

بید کہ مسکین شفیق ہم چشم دارد دوسے تو

بر خطائیں کن نگاہ لطف از عین عطا

فضائل ذکر خیر البشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

آیت :- فَادْكُرْ مَا آتٰی اَدْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْا

ترجمہ :- تم لوگ مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں میرا شکر بجا لاؤ مگر ان نعمت نہ کرو۔

اے سامعین :- اذکر خیر شاہ لولاک عین ذکر خداوند پاکست اسکو اپنے محبوب کا ذکر

استدھر مرغوب ہے۔ کہ حدیث قدسی میں ارشاد ہوا جو میرے حبیب کا ذکر اپنے

دل میں کرتا ہے میں اُس کا ذکر اپنے دل میں کرتا ہوں اور جو جماعت میں ٹھیکہ اُس کا ذکر

کرتا ہے میں فرشتوں کی جماعت میں اُس کا ذکر کرتا ہوں۔

اے مؤمنین ! اُس منعم حقیقی کا شکر کرو جسکی سب نعمتوں سے بڑی نعمت یہ ہے

کہ حضور سرور کائنات علیہ التحیات کو رحمت مجسم کے لباس میں معبوث فرمایا۔ اور

اُس نوح کشتیان است کے نصدق میں ہم عاصیوں کا ڈوبتا پیرا پار لگایا۔ اسی لئے

وہ بار بار یوں ارشاد فرماتا ہے :-

اسیت :- یا کھالکدین اَمْنُو اَذْکُرُو اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ تَرْجِمہ :- ایمان والو! اس نعمت

خداوندی کا ذکر جو تم پر اتاری ہے

یہ وہ نعمت ہے جو محبوب اللہ جہان حسنہ پر نثار

ہشت جنت ششجنت ہفت آسمان پر نثار

نعمت کو میں اس نعمت پہ صدقے کیجئے

دولت دارین اس دولت پہ صدقے کیجئے

اُس صاحب نعمت کا شکر کہاں تک بھیجئے جس کے حق میں ہر درگاہ رفت و آتائے نعمت  
رَبِّکُمْ فَحِیْذٌ فَرَمَیَا :- اُس آئینہ رحمت کا ذکر کیوں کر کیجئے جسکی شان میں خطاب و رَفْعُ الْکَلَمِ  
ذِکْرُکَ اَیَا (مَلُوْکُفہ)

نازل ہو جسکی شان میں قرآن بے رشاد

کس نہ سوس کر دس صدف شاہ نہ جلاں

شان رسول خالق اکبر سے پوچھئے

شان خدا جناسیہ پیر سے پوچھئے

حدیث :- نَسَیْ مِیْن ہِیْہِ : مِمَّا لَمْ یَنْتَهِیْ عَنْہُ اَلْاَرْضُ فَمَلَأَ عَنْ اُصْبَی السَّلَامِ

ترجمہ :- (یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا) چند فرشتے برابر زمین پر چلا گئے تو اُسے بھری است کا سلام پہنچا تو زمین

اس ذکر کی نصیحت و عظمت ہو گیا یا

چڑھتے ہیں جو درود سلام آج جو ہمیاں

صل علی کہ غنچہ امید بھول ہے

سرکار میں غلاموں کا ہمیشہ قبول ہے

حدیث : عَنْكَ ذِكْرُكَ الْوَكِيلُ نَزَلَ الرَّحْمَةُ تَرْجُمُهُ عِندَ الْبُيُوتِ كَيْفَ ذَكَرَكَ دَقَّتْ رَحْمَتُ نَازِلٍ  
ہوتی ہے :-

پھر اُسکے حبیب خاص کی مجلس ذکر خیر کیوں انوارِ رحمت سے معمور ہو گا اَلَا مَا شَاءَ اللہ  
رحمتِ باری ہے نازلِ محفلِ میلاد میں      ذرہ ہی ہے ماہِ کاملِ محفلِ میلاد میں  
آسمانوں سے اُترتے ہیں فرشتے جوق جوق      سن کے حضرت کے فضائلِ محفلِ میلاد میں  
جوازل سے ہیں شہید تیغِ ابرو سے نبیؐ      نوٹے ہیں شکلِ سبلِ محفلِ میلاد میں  
راہ میں اُسکے بچھائے آؤں انکسیر ملک      جو بشر ہوتا ہے داخلِ محفلِ میلاد میں

ہر کی نعمتِ نبیؐ لیکر جو حاضر ہو شفق

رتبہِ حسان ہو حاصلِ محفلِ میلاد میں

حدیث : مسلم میں ہے جب حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اشعار اُس حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سناتے تھے آپ خوش ہو کر اُن کے حق میں دعائیں  
فرماتے تھے ایک دفعہ ارشاد ہوا :-

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدْسِ تَرْجُمُهُ اِسْمُ خَدَّارِ الْقُدُّوسِ سے اسکی مدد کر۔

(ملفوظ)

مداحی حبیب کا یاربِ صلائے      پھیل اس ریاضِ کا مجھے روزِ جزا

طوبیٰ کی شاخ سے ٹھہر دے عالمے      کوثر پہ کاشِ جامِ بے با صفا

حسنِ قبولِ دادِ فصاحتِ نصیب ہو

حسان کی طرح مجھے شہرتِ نصیب ہو

مشہور مدحِ خواہ نہیں ہوں اُس جناب کے      روشن ہو نامِ ذرہ میں اُس آفتاب کے

مضمون لکھے نعت میں اس آیت پاک کے خام بھی سر سے طے کرے رستے نواب کے

بڑھائیں حسن خط میں عطار درقم سے ہم

لیں کام آج مشق کا لوح و قلم سے ہم

ذہن رسا سے زور طبیعت و کمائیں ہم عرش بریں سے نعت کی مضمون لائیں ہم

اشعار آبدار کے گوہر لٹائیں ہم حق سے صلے میں خلد کی جاگیر پائیں ہم

فیض سخن سے رتبہ ذاکر بن رہو

مستغرق کا جو ذکر ہو عاشق پسند رہو

ذکر حبیب پاک کا چرچا کس انہیں بالائے آسماں کہ سہلا مکان نہیں

سج پڑ چھٹے ولعت میں جب گلستان نہیں بدتر ہے برگ خشک سو منہ میں زبان نہیں

جستگ زبان و دہن میں انسان کام لے  
لکھتے ہیں ہم پڑھ کر درود سیّد عالم کا نام لے

## فضائل درود شریف

آیت :- اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَصَلُّوْنَ عَلَیْكَ يَا اَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا

ترجمہ :- بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسے ایمان والو درود بسلام بھیجو

جو بھیجے کا حق ہے۔

محدثین لکھتے ہیں کہ اللہ کا درود بھیجنا بندوں پر رحمت نازل فرمانا۔ فرشتوں کا درود

بھیجنا اہل لوگوں کے حق میں دعا سے خیر کرنا۔ اور اہل لوگوں کا درود بھیجنا خلوص دل سے کہنا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖٖٓ بَارِكْ وَسَلِّمْ (مولوفہ)

ہے ہر دعا سے بڑھکے فضیلت درود کی ہر درود سے زیادہ سب سے عظمت درود کی

اُتری ہے شان پاک میں آیت درود کی مومن کو حق نے بھیجی ہے نعمت درود کی

صلوٰۃ سلوٰۃ کا جو ارشاد عام ہے واجب ہر اک پر درود درود و سلام ہے

حدیث :- مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا (بخاری و مسلم)

ترجمہ :- جس نے ایک بار درود پڑھا اس پر دس بار اللہ کی رحمتیں نازل ہوں گی۔

حدیث :- اَللّٰهُمَّ مَوْفِقِ بَيْنِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ لَا تَصْعَدُنِيْ شَيْءٌ خَلَقْتَ عَلَيَّ النَّبِيَّ (ترمذی)

ترجمہ :- دعا آسمان و زمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور ذرا ابھی بلند نہیں ہوتی جب تک درود نہ پڑھا جائے

ثابت ہے یہ صحیح حدیث ہے جا بجا مولوفہ مومن نے ایک بار جو صلّ علی کسا

فضل خدا سے ہو گئیں وہ رحمتیں عطا ہے ترقی میں تشریف میں ہی نمایاں کیا

جب تک درود آئے نہ دل سے زبان تک

جاتی نہیں زیریں سے دعا آسمان تک

حدیث :- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ فَانْتَهَرْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهُ نَوْرٌ لَوْ قَسَمَ ذَلِكَ النُّورُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ

ترجمہ :- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص

جمعے کے دن مجھ پر بار درود بھیجے تو قیامت کے دن اس شخص کے ساتھ ایسا نور ہو گا کہ تمام خلق کے درمیان

تقسیم کیا جائے تو کافی ہو۔

حدیث :- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُصَلِّ عَلَيْهِ

النَّوْرُ عَلَى الْبَصَرِ الْيَوْمَ مَنْ كَانَ عَلَى الصِّرَاطِ مِنْ أَهْلِ النَّوْرِ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - درود بھیجنے والے کیلئے ایک نور ہو گا بل صراط پر اور جو صراط پر نور والوں سے ہوگا ہرگز دوزخی نہیں ہوگا۔

### (لمحرفہ روایت منظوم)

کرتے ہیں نقل ابن حجر سے یہ ماجرا	فاسق جو اک زمانہ میں موسیٰ کو مرگیا
بے گور و بے کفن وہ بڑا دیر تک با	عاصی کی مغفرت کی کسی نے نہ کی دُعا
جوش آگیا جو رحمت ربیب کریم کو	آئی نذاغے غیب جناب کلیم کو
موسمی تھیں اس کے جنازے استرا	کیوں اگنا ہنگام کی پڑھتی نہیں نماز
بند و لکاحرم بخشنے والا ہو بے نیاز	چاہے وہ جسکو بخشد و سبک ہی چاہے ہزار
بلغ جہاں میں چاہے تو گل کر دے خار کو	چاہے تو دم میں نور بنا دے وہ نار کو
اس وقت کہ تھا حضرت موسیٰ کو نفع	لیکن اب کے ساتھ کیا اس قدر سوال
رحمت میں تیری کس کو تو شک و شبہ الگ	ہے کوئی راز اور ہی اس میں یہ خیال
آئی صدرا کہ اس پر جو فضل خدا ہوا	سامان مغفرت کا بھی پیدا کیا ہوا
تو ریت دیکھنے لگا اک روز یہ جواں	اس صفحے پر نگاہ پڑی جا کے ناگیاں
جس پر لکھا تھا نام محمد لعز و شان	آنکھوں سے یہ لگا کر ہوا تھا درود خواں

عظمت پسند آگئی نام حبیب کی  
 حدیث: رَوَى عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْ قَجَلِسٍ قُضِيَ  
 فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ طَيِّبَةً حَتَّى تَبْلُغَ عَنَانَ السَّمَاءِ  
 فَتَقُولُ الْمَلَكُ إِنَّكَ هَذَا أَجْلِسْ صَلَّى عَلَيْهِ

ترجمہ: بعض صحابہ سے روای ہے کہ انہوں نے کہا کہ کوئی مجلس حبیبؐ کی مغفرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

پر درود پڑھا جاے اور اُس سے ایسی خوشبو نہ اُٹھے کہ آسمان کے کناروں تک پہنچ جائے۔ پس فرشتے کہتے ہیں کہ یہ اُس مجلس کی خوشبو ہے جس میں درود پڑھا گیا ہے۔

نقل ہے حضرت محمد بن سعد بن مسعود سے کہ سوتے وقت وہ اکثر درود شریف پڑھا کرتے تھے ایک رات خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے وہ کہتے ہیں کہ حضور نے نہایت شفقت سے میرے رخسارے کا بوسہ لیا جب بیدار ہوا تو سارا گھر مشک و عنبر سے بसा ہوا تھا اور میرے منہ سے عجب خوشبو آتی تھی ۵

یا حبیب اگئی زلفِ شہ ابرار کی بو	بسکئی سر میں مرے نافہ تاتار کی بو
کیوں نہ گلگیاں ہوں مدینہ کی معطر ہر سو	ہے وہاں پھیلی ہوئی احمد خٹار کی بو
خاک پر گر پڑے غش کھا کر اویں قرنی	سر میں آئی جو قبائے شہ ابرار کی بو
انکسٹ گلشنِ طیبہ سے معطر ہے چمن	لائی ہے باد صبا خلد کے گلزار کی بو
ہم جسے پھول کو سونگھا وہی خوشبو بانی	ہر چمن میں ہے اُسی کے گل رخسار کی بو
حر کے بھی چھوٹے نہ عشاق سے دامن نہ کنا	ہو کفن میں ہی بسی جامہ دلدار کی بو

کیوں نہ گلہائے سخن سے ترو تازہ ہو دماغ

شفق ان پھولوں میں احمد خٹار کی بو

نقل ہے حضرت ابو زرعہؓ کو بعد وفات لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ فرشتہ تنکی امامت کرتے ہیں۔ پوچھا کہ یہ مرتبہ کیونکر ملا تو انہوں نے کہا کہ جب حدیث لکھی تو ایک درود لکھا یعنی **صَلِّ عَلَیْہِ سَلَامٌ** لکھنے کے صلے میں یہ رتبہ ملا ۵

صَلِّ عَلَیْہِ سَلَامٌ عَلَیْ مُحَمَّدٍ  
أَحْمَدٌ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ سَلَامٌ

شانہ کش اذ اسے غارہ روئے والضحیٰ سر بہ چشم ماکھے صل علی محمدؐ  
 ماہ میں قل کفی مرہرہل آتی نور حبیب قذ لری صل علی محمدؐ  
 گوہر دج اصطفیٰ خستہ برج اجنبیا نیرادج انما صل علی محمدؐ

اے کے فرشتوں نے شفق پریم لیا قلم را  
 پڑھ کے درود جب لکھا صل علی محمدؐ

## فضائل محبت آنحضرت علیہ السلام

آیت :- اَلَّذِیْ اَوَّلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

ترجمہ :- نبی ایمانداروں پر ان کی جانوں سے زیادہ محبت والا کا مستحق ہے :-

آیت :- قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّکُمُ اللّٰهُ

ترجمہ :- کہہ دو اگر اللہ کے پیارے بننا چاہتے ہو میری تابعداری کرو خدا تمہیں پیار کرے گا۔

حدیث :- کَاوْمٍ اَحَدًا کَحَقِّ اَکُوْنِ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ نَفْسٍ وَکَلٍّ وَوَلَدٍ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

ترجمہ :- کوئی تم میں پکا ایماندار نہیں ہو سکتا جینا بجکر اپنی جان اولاد ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ پیار کرے۔

شرح مسلم میں ہے کہ محبت کی تین قسمیں ہیں ایک محبت غربت و عظمت کی دوسری  
 شفقت و پیار کی تیسری آپس میں سداوک رکھنے اور ملنے جلنے کی اس حدیث میں

تینوں قسموں کی محبت پر محبت نبوی کی ترجیح بتائی گئی۔

حدیث :- لَا اَیْمَانَ لِمَنْ لَا فَحْشَةَ لَہٗ

ترجمہ :- جسکو آپ کی محبت نہیں اسکو ایمان نہیں ملو لفظ

محبوب خدا کی جیسے الفت نہیں ہوتی حال کسی ایمان کی دولت نہیں ہوتی



یوں دل سے جدا جسکی محبت نہیں ہوتی      معنی سے الگ جیسے عبارت نہیں ہوتی  
 اُس آئے رحمت پر جو قرآن نہ اُترتا      نازل کبھی اللہ کی رحمت نہیں ہوتی  
 اُس شافعِ محشر کا کریں شکر گنگار      رحمت نہیں ہوتی جو شفاعت نہیں ہوتی

میاختہ یوں نعت شفق لکھ نہیں سکتا

حاصل جو خدا داد و طبیعت نہیں ہوتی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی محبت جو اپنی جان یا مال اور لادریک بڑھکر ہو۔  
 مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم سے ظہور میں آئی جنہوں نے اپنا گھر بار آپ کو قدموں  
 پر ڈالا آپکی محبت نے جنہیں گھر سے نکالا۔ آپ ہی کے لئے اپنے پرانے سب سے رشتہ محبت

نڑا۔ آپ ہی کی رفاقت میں خانانِ اعزّادہ اقارب سب کو چھوڑا (لمو لقمہ)

اللہ وہ مہاجر و انصار جہاں نثار      ہر پنج میں رفیق ہر آفت میں نگار

ایسے وفا شعار و فاجنکی یادگار      عالم میں جن کے دم سے دوسرا سلام کی بار

کیا کیا شگفتہ بھول تھے اُس ایک بلغ کے

پروانے سیکڑوں تھے اُسی اک چراغ کے

روایت ہے حضرت اولیس قرنیؓ جو حضورِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار

ظاہری سے مشرف نہ تھے ایسے عاشقِ صادق ہوئے کہ جب جنگِ احد میں

دندانِ مبارک کی شہادت کا واقعہ سنا۔ اس خیال میں کہ کیا جانے حضور کا کون سا

دندانِ پاک شہید ہوا ایک ایک کر کے اپنے سب دانت اُکھیر ڈالے اُس وقت گویا

بزبانِ حال یہ حسدِ ادا مقامِ تھا (لمو لقمہ)

یہی سنائے دُر دندانِ محمدؐ      کائناتِ وصف لیب کو بیانِ محمدؐ

بسے لب نگیں کا لیا سنگ بھانی  
 یا تو تے بنے گوہر غلطان محمد  
 پتھر بھی ہوئے شوخی اعجاز سے گویا  
 قربان ترے لعل بدخشان محمد  
 الیاس و خضر آب کرم سے ہو سیراب  
 صدر تے ترے اسی چشمہ فیضان محمد  
 کو تر بھی ہے اک مون اسی بحر کرم کی  
 طوبی بھی ہر اک سر و خیابان محمد  
 بت دیکھتے ہی گر پڑے سجدین پرین  
 اے صل علی شان خدا شان محمد  
 اٹھوں گا لحد سے میں شفق جھاڑ کو دین

کنتا ہوا دست من و داماں محمد

اے محبوب! حضرت اولین جان باز عاشق باسوز و گداز کو باو صدف ددری و مجوری  
 جوا علی درجے کا قرب حضور صوری حاصل تھا وہ اسی عشق و محبت کا ثمرہ کامل تھا۔  
 عمر ہر سرور بادہ نصیبت سے نہ ہوش داشتنیاق مشاہدہ جمال با کمال میں ان خود فراموش  
 اس درجہ بڑھا عشق ادیس فی کا ملو لطف شہرہ ہوا کو نین میں دندل شکنی کا  
 مشہور علا و سب زبان عربی کی  
 قرآن ہر اک معجزہ شیریں سخنی کا  
 دو لکڑے ہوا ایک شادیں قمری  
 ناخن ہو لیا کام جو ناوک فگنی کا  
 حیرت سوز نکامیں لدا وہ ہو رضا  
 طوبی ہی ہر سایہ اسی سرچہ پتی کا  
 خالی کوئی اس دور سے شفق پہ نہیں کنتا  
 سرکار سخنی کی ہے وہ دربار غسنی کا

روایت ہے کہ اصحاب باوقار میں ایک عاشق زار و جان تثار سید ابراہیم حضرت ثوبان  
 رضی اللہ عنہ تھے۔ جو ایک لمحہ صحبت بابرکت سے جدا ہو کر بقیہ ابرہہ جاتے۔ نہ دن کو  
 چین نہ شب کو خواب۔ ہر ساعت تمنائے مشاہدہ جمال میں بیتاب۔ یہاں تک کہ

ہمیشہ حضورؐ میں حاضر رہتے کا حکم ہوا تھا۔ مگر اُن کا حال بزبان حال اس قصیدین کا  
سداق مقال تھا لمؤلفہ

عشق محبوب میں عاشق کو تھی دیوانہ وشی  
گاہ فریاد و فغاں گاہ خموشی و غشی  
بمقراری سے یہ کہہ کیسے کہی نالہ کشی  
لِي حَبِيبَةٍ عَرَفْتُ مَكَانَ قَرْنِ شَيْءٍ  
کہ بود در دوش مایہ شادی و خوشی

نشہ کا مان محبت کی ہے ساقی کیا بات  
عشق کی پیاس بجھاؤ نہیں تجھ جی بہات  
لاکھ ساغر یہ میں ساغر پیئے جاؤں و ترا  
مصاحبت نیت مرا سیری اراں آبجیات  
ضَاعَفَ اللَّهُ بِكُلِّ مَنٍ عَشْفَةً

عشق گل میں نہیں بیل کی طرح میں نالاں  
شکل قمری نہیں دیوانہ سر دبستان  
صورت کبک دری چاند پہ کب ہو قریاں  
فردہ دارم ہوا داری اور قص کنان  
کشدہ شہرہ آفاق بخور شیدوشی

حسن محبوب خدا کا میں کموں کیا عالم  
چشم مشتاق کو جگہ ہے تصور بہیم  
جو لگا ہوں سے نہیں اتنا ہوا جہل کوئی دم  
گرچہ صدرِ حلوہ دوست ز پیش نظر  
وَجَّهْتُ فِي نَظَرِي كُلَّ غَدَاةٍ وَ عَشِيَةٍ

یہی منزل ہے شفق اہل محبت کو پسند  
وادی شوق کا رستا کہی رہتا نہیں بند  
چل سر نہکھوں جو چلنا ہو تامل تا چند  
جامی ارباب و فاجزہ رشتہ عشق نروند  
سربادت چوازیں راہ قدم باز کشی

ایک روز حضورؐ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثوبانؓ کو با رخ زرد و دل  
پر درد دیکھ کر پوچھا کہ کیا باوصف حضورؐ یہی دوری کا الم ہے اور میری صحبت میں رہ کر

بھی تجھے میری جدائی کا غم ہے۔ تو اس وقت اُس عاشق زار نے گویا بزبان حال یوں  
عرض کیا۔ تھیں (لمو لقمہ)

کمان ابرو سے پر خیم بہ لاسکماں زدہ	کنہ گیسوے شنگوں باسماں زدہ
فناں کہ در درگ جاں نشتر نثار زدہ	سناں غمزہ بد لہا و ناواں زدہ
بجیر تم کہ عجیب تیر بے کماں زدہ	دروں سینہ من زخم بے نشان زدہ
نہ کہہ سکو نگا جسے لب پہ لاؤں کہیں نگر	جو حال زار مرا ہے سناؤں میں کہیں نگر
جو در و دل میں ہو مولا دکھاؤ نہیں کہیں نگر	جگمگس داغ ہیں کتنے بتاؤ نہیں کہیں نگر
بجیسہ تم کہ عجیب تیر بے کماں زدہ	دروں سینہ من زخم بے نشان زدہ
مگر جو آگئی حجبہ زار کی اجل سر پہ	جمال پاک یہاں جلیجی ہو پیش نظر
لحڑ سے اٹھوں گا کتا ہوا سر محشر	ٹرپ ٹرپ کرتے خاک خستہ دل مضطر
بجیسہ تم کہ عجیب تیر بے کماں زدہ	دروں سینہ من زخم بے نشان زدہ

حضرت ثوبان کا کلام بیتا بانہ نمونہ جذبات عاشقانہ سنکر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم  
کچھ فرمانے ہی کو تھے کہ یہ آیت سراپا بشارت نازل ہوئی۔

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ  
وَالضَّالِّينَ وَالشَّهَادَةِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا۔

ترجمہ: جس نے اطاعت کی اللہ و رسول کی وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر خدا نے انعام کیا اور وہ

دنیا و دین و شہید صالح لوگ ہیں اور اچھے رفیق ہیں (لمو لقمہ)

دل فدا کے رنج زیباے رسول عربی	جہاں قربان تمناے رسول عربی
انعم اللہ علیہم میں ہی ہو دامن	شکل ثباں ہو چہ شہداء رسول عربی

وَالْفُضْحَىٰ كَيْ جَبَى النَّفْسَ كَيْ تَفْسِيرُ كَرْبٍ      لکھکے وصفِ رخِ زیبایِ رسولِ عربی  
 کحلِ قاذغ سے کیا خوب جگا جو جادو      مرجانِ گس شہلا سے رسولِ عربی  
 شفقِ آنکھوں کی دنیا بھی ہو دو اہی دلی  
 حبِ خدا خاکِ کفِ پا سے رسولِ عربی  
 بَلِّغِ اللّٰهُ صَلَوَاتِي وَسَلَامِي أَبَدًا      لَيْتِي قَرْنِي مَدَنِي عَرَبِي

### سببِ ظہورِ خیرِ بشری بقالبِ عنصری

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ  
 بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ وَرَحِيمٌ

ترجمہ - بیشک آیا تم میں وہ رسول جو تمہیں لوگوں میں سے ہے جس پر تمہاری تکلیفیں شاق گذرتی ہیں تمہاری طرف  
 نہایت رغبت کرتا والا اور سب ایمان والوں کے ساتھ رافت و رحمت والا -

حضورِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا لباسِ بشری میں تشریف لانا بلکہ یوں کہیں  
 کہ خدا کی رحمتِ کاملہ کا قالبِ عنصری کے پیرائے میں آنا محض اسلئے ہوا کہ مقتضائے الجحش  
 اَعْلَىٰ إِلَى الْجَنَّةِ وہ مادی برحقِ قربِ خداوندی کا وسیلہ ہو -

پس بمقدارِ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ وہ حبیبِ کریم ہم سیکسوں کا دلی اہم و دردمندوں کا چارہ  
 ساز ہے اور بجز اسے حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ وہ رؤف و رحیم ہم بے یاوروں کا حامی ہم غریبوں کا  
 دلنواز ہے -

ذرد کی آفتاب تک سائی دریا کی جہاب میں سہائی شواری تھی - دشمنِ کسیر میں ہزن گہاں میں منزلِ شوار گزار تھی  
 ایسے رہنما کے بغیر انسانِ شستِ خاکِ خداوندِ پاک تک بپہنچ سکتا - خدا جانے

عید ہوسنا کہ وشت ضلالت میں کہ ہر کہ ہر بھٹکتا - (لمو لقمہ)

اگر وہ سیمیا خیر الورا نہیں ملتا	ہزار ڈھونڈتے پتھر کے خدا نہیں ملتا
خدا نہ ملتا اگر مصطفیٰ نہیں ملتے	کہ ایسے وزیر کے بادشاہ نہیں ملتا
بھٹک کے وشت ضلالت کی ٹوکریں	جو رہ رہا تمہیں وہ رہنما نہیں ملتا
فرشتے سہی نہ کرتے جناب آدم کو	جو اُس کا گنہ دہ بے بہا نہیں ملتا
بھنوریں بھٹکے نکلتی نہ توح کی کشتی	قسم خدا کی جو وہ نا خدا نہیں ملتا
جلوس اُسکے نہ ہوتے اگر عصا بزار	کلیم کو بھی یہ چر نہیں ملتا
نہ لاتے قرود تازہ جو اُسکی آمد کا	مشیخ کو بھی دم جانفر نہیں ملتا
دکاتے آپ نہ ظلمات میں اگر شعل	خصر کو چشمہ آب بقا نہیں ملتا
گیا دہینے کو شاید نکالے پہلو سے	کہ میرے سینے میں اُن کا پتا نہیں ملتا

سوائے وصف رخ و لعل مصطفیٰ و نہ رہا

شفیق کو شغل کوئی دوسرا نہیں ملتا

(ریاضی) کیفیت تخلیق نور کامل السرورہ (لمو لقمہ)

چوں شمع سر بر زم شہود آمدہ

خورشید با تسلیم وجود آمدہ

نازم بوجود تو کہ با جود اتم

محبوبی و شایاں ورود آمدہ

اللہم یا نور صلِّ علی سیدنا محمد بن عبد اللہ و علی خاندانہ الطیبین و علی من تولى خلائق اجمعین

کا شفاں اسرار کن فیکوں و واقفان امور خلاق بچوں لکھتے ہیں کہ ازل میں مہدیان

کان اللہ لم یکن معہ شیئ کسواے ذات مطلق کسی شے کا وجود نہ تھا ماورائے حضرت

واجب الوجود ہستی بے ثبات کا نمود نہ تھا - عالم وجود جو بالفعل موجود ہے پردہ عدم

میں مستور تھا پس بھجوا کے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرًا مِّنْ نُّوْرِ قَتَابِ عَالَمَاتِ اِحدیت  
کا پہلا جلوہ حضور کا نور کا اُل سُرور تھا (لمو لکھ)

نہ وجود تھا نہ نمود تھی نہ نشانِ شانِ ظہور تھا جہنماں سے پہلے عیاں ہوا وہ حبیبِ پاک نور تھا  
نہ زمیں تھی نہ یہ آسمان نہ مکین تھے نہ کوئی مکان کہیں نامِ جبرئیل کا تھا نہ نشانِ حور و قصور تھا  
جو فلک پہ دیکھ لی اک جھلک تھیں ہر جہ پہر ملک کہ حبیبِ اِوالبشری میں ہی اُسی نور حق کا ظہور تھا  
وہ مددِ رُس وہ شمعِ بلِ جہنم ازل کا تھا جب تک نہ بار بار غِ خلیف تھی نہ فروغِ شعلہ کھلور تھا  
تھو اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرًا مِّنْ نُّوْرِ قَتَابِ عَالَمَاتِ

وہی سب کچھ عیاں ہوا کہ کس پہلو پر نور تھا

محمد شین اربابِ سیر کے نزدیک اَوَّلِیَّتِ حَقِیْقِیْ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہے  
اور ازل میں سب سے پہلے تمناے نبوت و رسالت حضور ہی کو بارگاہِ اِحدیت سے  
محرمت ہونا اکثر احادیث سے مروی ہے۔

حدیث :- كُنْتُ نَبِيًّا وَّ اَدَمَ بَيْنَ الرَّوْحِ وَ الْجَسَدِ اتر تھی بروایت حضرت ابو ہریرہؓ  
ترجمہ :- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) میں اُسوقت نبی تھا جب آدم روح و بدن کو درمیان تھے۔  
حدیث :- كُنْتُ اَوَّلُ الْاَنْبِيَاءِ خَلَقًا وَّ اٰخِرُهُمْ بَعَثًا۔  
ترجمہ :- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) میں خلقت میں سب پیغمبروں سے اوّل اور بعثت  
میں آخروں ہوں۔

حدیث :- قَسْطَلْمَانِيْ نے بیعتی سے روایت کی ہے ابن حجر وغیرہ نے صحیح

کہا ہے :-  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِيْ عِنْدَ اللّٰهِ كُنْتُ بَيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَاَنَّ اَدَمَ مَجْعُوْلٌ

فِي طِينَتِهِ وَسَاخِرَ كَهْرِيَاوَلِ اَمْرِي دَعْوَةُ اِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةُ عِيسَى رُؤْيَا اُمِّي النَّبِيُّ  
كَرَامَتٌ حَيْنٌ وَضَعْنِي وَقَدْ خَرَجَ كَمَا اُنُوْرًا اَضَاءَ لَهَا مَدَنَةٌ فَصَوَّرَ الشَّامَ

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔۔۔ بیشک میں اللہ کے نزدیک لکھا ہوا ہوتا ہوں کہ تم کو دیکھ کر نوا لا  
نبیوں کا اس وقت میں کہ آدم علیہ السلام اپنی گندہی ہوئی غمیر سے پست تھے اور میں تم کو پہلے امر کی خبر دیتا ہوں کہ دعا  
ہوں ابراہیم علیہ السلام کی اور بشارت ہوں عیسیٰ علیہ السلام کی اور بشارت دیکھنا میری والدہ کا میری  
پیدائش کے وقت کہ انکا ان سے لوزجس سے قمر شام روشن ہو گئے۔۔۔ (مولو کف)

وہ لوزجس سے ہے قمر شام تک معمور وہ لوزجس کا تھا کعبے کے بام و در و رخ و طوب  
وہ لوزجس کو سراج منیر کہتے ہیں وہ لوزجس سے سیرا مکاں جو ہے مشہور  
وہ لوزجس کی ہلک ہتھی نقاب میں ستور وہ لوزجس میں جسکی ہے ماحلق مکرور  
وہ لوزجس سے ہوا قدرت خدا کا ظہور وہ لوزجس سے ہے ہوا قدرت خدا کا ظہور  
ظہور جس کا ہے سب انبیاء کے آخری پانچ پائے جیسے ستاروں کو آفتاب کا نور  
مہراج المینوۃ میں ہے کہ حضور کے نور کرامت ظہور نے تمام انبیاء علیہم السلام کے  
الوار کو چھپا لیا۔ اس وقت جناب احدیت سے ارشاد ہوا کہ یہ کل انبیاء کا سرور و ملک  
رسالت کا تاجہ الہی ہے (مولو کف)

محمد کو ازل سے بادشاہ انبیاء پایا نقالی اللہ کیسا منظر نور خدا پایا  
ہوا سند الہیہ آخر وہی اسناد کا خبر سننے اُسی کو اور اُسی کو مبتدا پایا  
نور حق میں ہر قدر شرط ہو اسکی عقلی و ذہنی ہر باطن ظاہر وہی ہر اول و آخر  
اُسی کو مبتدا پایا اُسی کو انتہا پایا





مرتبہ جانتے ہیں موسیٰ علیہ السلام

دولتِ حسن کہاں خواب میں پائے سٹف کب زینچا کے مقدّر کو جگاتے یوسف  
آبرو مصر کی کس طرح بڑھاتی یوسف کس طرح کر کے کنویر سے نکل آتے یوسف  
ہاتھ آتا نہ اگر گوشہ داماں اُنکا

عرش سے آتے ہیں لیکے خدا کا پیغام عمدہ نامہ بری کرتے ہیں جبریل انجام  
دربارہتے ہیں فرشتے بھی کھڑے بہر سلام حوریں خدمت کو کنیز ہیں تو علمائے عظام

کوثر اُنکا ہے بہشت اُنکی ہے رضواں اُنکا  
رکتے ہیں حسن سخن کے نئے اسلوب امیر خوب لکھتے ہیں شفقِ رحمت محبوب امیر  
لکھتے شائیں اس شاہ کے کیا خوب امیر بادشاہوں کو کیا فقر میں مغلوب امیر

وجہ یہ تھی کہ خدا خود نکلیا اُن کا

جب شاہِ وحدت کو اپنے حسنِ عالم افزہ کا جلوہ دکھانا مقصود ہوا - وہ نورِ قدیم گنجوار  
جو بمصدق گوگب وہی قدیلِ عرش سے آدھراں نکھارونق افزہ نرم شہود ہوا - مشکل  
نور کا گشتِ کوثر فیہ نامہ صلیح کا ظہور ہوا اور حضرت ابوالہریرہ کا قالبِ خاکی اُس نور سے مہمور  
ہوا - تفسیرِ کبیر آیت تِلْكَ الرُّسُلُ کے تحت میں ہے ملائکہ مقررین کو جو آدم علیہ السلام  
کے سجدے کا حکم دیا گیا اس تعظیم کے پردے میں اُسی نورِ عظیم الشان کی عظمت کا اظہار تھا  
پیرِ اہلبیس گندم ناجو فروش کے بہکانے سے جو تفسیرِ یحییٰ اُسکی معافی کا ذریعہ بھی وہی حبیب  
اگر دگارتھا - بمصدق وَحَلَّيْهِ فِي السَّيِّئَةِ مَعَ نُوحٍ اُسی ناخدا سے بحرِ کرم کے طفیل سے  
نوح علیہ السلام کا بڑا پاپا ہوا - بخواسے وَقَدْ قَرَّبَ إِلَى نُوحٍ ابْنَهُ ابْنَهُ اُسی خلیفہِ حسین  
عالم کی بدولت خلیل علیہ السلام پر آشکارہ گلزار ہوا -

تضمین شمع حضرت استاد امیر مینائی مغفور

ہمیشہ آپ ہی سے فیض پاتے آئے پیغمبر  
کیا آدم کو سیدہ تک فرشتوں نے جب کلام  
ہوئی تو یہ قبول اُن کی مگر نام آپ کا لیکر  
بچی طوفاں سے کشتی آ کے ٹھہری کوہِ جہاں

کہا جب نوحؑ نے یارب بچا صدقہ محمدؐ کا

خدا کے فضل سے گلزارِ رضواں ہو گئی آتش  
کہا جو گدا گدا شہنشاہ ہو گئی آتش  
جوابِ نختہ کلمائے خداں ہو گئی آتش  
خلیل اللہ پر کسی گستاخ ہو گئی آتش

ہوا شکلاش موجبِ نیم باغ احمد کا

المختصر وہ نوز کا مل السرور آدم علیہ السلام سے تیکے بادیگرے شیث - نوح - ابراہیم  
اسمعیل وغیرہ انبیاء درجہ بدرجہ منتقل ہوتا ہوا بنی عدنان تک آیا پھر بنی ہاشم  
سے عبد مناف اور عبد المطلب تک پہنچا۔ عبد المطلب کے چند صاحبزادے  
تھے مگر سب سے وجہِ حیدر جمیل عبد اللہ والد ماجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
گوہرِ رُوح شرف تھا حسن عبد اللہ کا  
کیا نسب تھا طبیب و طاہر رسول اللہ  
کرتے تھے اہل عرب نسلِ نبی ہاشم پر فخر  
بن گیا بتخانہ کعبہ تک خلیل اللہ کا  
چھا گئی قوم عرب پر حبیبِ جہالت کی گھٹا  
و نفقاً توحید کی ایسی دہائی پس گئی  
گر کڑے سجدے میں بیٹے یکے نام اللہ

وہی صمد انا قوس نے اللہ اکبر کی شفق

بن گیا شہزادِ اجل نفسہ اللہ کا

بیانِ ہدایت با سعادت حضور

روایت ہے کہ جب عبد اللہ کا انبیا آسمان پر پہنچے پھر بھی سکھ رہا

اُس نور پاک نے صلب پدر سے منتقل ہو کر لطن مادر کو منور فرمایا۔ یہاں تک کہ ہنگام ولادت  
 باسعادت قریب آیا۔ فضل سبب کار کا زمانہ تھا ارات دن معتدل نہ سردی کی شدت نہ گرمی  
 کی حدت۔ بارانِ رحمت نے زمیں خشک کو سیراب اور جلی ہوئی کیمٹیوں کو سرسبز و شاداب  
 کر دیا۔ (ابیات حسب حال لمؤلفہ)

آئی سبب جانفزا لائی نیک صبا چلنے لگی ٹھنڈی ہوا بادل گھرے چھا لگ گھا  
 ہر ہر روش پر صبا بجا گلشن میں تازہ گل کھلا غنچہ چٹک کر بول اٹھا اھلاؤ اھلاؤ  
 سرسبز ہے نخلِ کمں شاداب ہیں سروں شبنم سے شاخ نارنگ برساتی ہے دُرِ عدن  
 ہے نازد شکِ ختن سنبل کی زلفِ شبنم نازک گلوں کا بزمِ رنگیں غنچہ کا قبا  
 جبرئیل شادماں محو نشاط جاوداں دلشاد ہیں پیرو جو آباد ہے باغِ جہاں  
 بلبل کی دلکش آواز قمری کی کو کو دلتاں صحنِ چین میں نغمہِ حرا ہیں طائرِ خوشنوا  
 آتا ہوا گلِ حبیبی بو پھیلی ہوئی ہو چارو محو تماشا کو بہ کو پھرتے ہیں اہلِ جستجو  
 سنکر نویدِ اشربوا میکش ہیں ست آرزو بھر بھر کے لاجام دبو نہ رہیں ساقیا  
 پاکر غلامی کا شرف غلام کھڑے ہو صیفِ صیف حوریں لے ہیں چٹکاتِ روضاں بھی سناغ  
 ہے شور و طرب ہر طرف صوفی ہر دستِ من عرف شکر سرود کا غنغ عشاق ہیں نغمہ

آتا ہے سلطانِ مہر زینتِ وہ تاجِ و سلم ذی اقتدار و ذی شہم عالی نسب و الہم  
 شمعِ شبتانِ قدیم مہرِ عرب ماہِ غنیم ابرہیٰ بحرِ کرم سر پایہ جو عطا  
 کھار کا سیتہ ہوشِ اعلیٰ سرِ رنگِ نفی پر لوتہ ہیں چودہ طبق آتا ہے ابہ ذوق  
 لیتے رہیں جس سبق سب انبیاء سابق پڑھتے تھے دلِ شہوق صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللہ اکبر! بارہویں ربیع الاول کی صبح بھی کیا صبح تھی کہ سورج نکلنے سے پہلے مہرِ ہر روز الفحی

یاد میں رکھنا اذنا بجلی حضرت سیدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مطلع قہر  
سے عرصہ حدوث میں جلوہ افروز ہوئے۔

کہ رحمت نے پہنا لباس وجود	کھڑی ہو کے پیر کی سلام درود
کے صباغ الزجاجة فی الظلام	صلوۃ اللہ علی البدر الشام
یکشر الطیب کالمسک الختام	کھڑا نور دنی سراج و دوح
دفع الجحار فی یوم القیام	شفیع العصاة اللدین
یا نحتاج المقاصد والمرام	اغثنی یا غیاث المستغین
علی الی وصحب ذی الکرام	فصلوا دایما صلے وسلم

دارالامن محترم را از قدومست احترام	السلام اے مرجع عالم پناہ خاص و عام
کوچہ است دارالشفاء و روضہ است دارالسلام	آسمان و باسنت حبیب رحیم
عطر نیرود در مشام قدس کالمسک الختام	السلام اے حلقہ رگسویے عنبر بار تو
حبذا لعل لبست را بایہ یحیی العظام	مرجان طین تو معجز بخش انفس سیح
احمد و رسل محمد حامد و محمود نام	السلام اے خاتم ختم رسالت را نکس
وے مکانات لامکان و قباب تو سینتظام	فرش تو عرش بریں و عرش تو فرش زمیں
کفش پرواز تو رضوانست و علمات غلام	السلام اے خاکبایت کحل چشم جو عین
تشنگانت را لب کوثر سے صافی بجام	کشف گانت را نوید فاذ خلوها حال الدین

یاد پیہم صد صلوة و صد سلام ازما شفق

تا باد بر روح آل پاک و اصحاب کرم

## سلام دیگر لمو لفظ

السلام اشاہد علی بقا ازشت در سایہ پناہ آفتابا السلام ابد ز تابان حجاب نور حق شمع شبستان حجاب  
 السلام اخصا صر خاصا عین رب در پردہ عین بندہ حق منظر حق شان حق حق بتو شایان تو شایان حق  
 السلام کرشمہ جاسوسی تو شانہ ولیل در گیسو تو السلام او اخصی حجاب تو قاب تو سین بر و خمار تو  
 شاہ والا جاہ او آؤنی توئی ماہ جان لندی سرائی توئی اختر صبح فادھی السلام در طہ روح بطی السلام  
 السلام آسیہ بی دھی خدا یا شفیع الابطحی روحی خدا کبیر فی اللہ عزم و کبر لیس کلان و کلان بولک  
 السلام ابرہ دیدار شمار صد دل پر درو چشم شکبا عاشقان در راہ عشقت تا از کف خود نقد دلما با خستہ  
 السلام عیسی در امن السلام آرد تو در امن ہجر نے در ہجر نالان دم سینہ صد چارہ نشانی آم  
 نغمہ ساز و برگ گل اضطراب نغمہ ساز دم از تاب ربابہ السلام در و دلما راودا باوہ عشق تو دار و کشف  
 آب حیات حرم غمہ انجم تو قطرہ از بحر فیض عام تو السلام آروضت و الانعم از تو جاری چشمہ فیض عمیم  
 کوثر از مخزنات پیمانہ جنت از کاشانہ انجمنہ السلام آسرو گلزار خلیل سلسبیل از خواں بطن بسبیل  
 نور گردن از فیضان تو گل دمدار خار در لبان تو خار خوش اہل حمت پاک کن فرہ رحمت بشت خاک کن  
 مشت خاک اشارہ کوہ تو حیاں فدائے رضیہ و جہ تو کن بخیر انجام یا خیر الانام التجار ادم عین اختتام  
 از من سبک شفق با دادم بردانت صد در دو صد اکرم ہر برآں پاک اصحاب کرام حدیث پناہ الی یوم انصام  
 بَلِّغِ اللّٰہَ صَلَوَاتِیْ وَسَلَامِیْ بِکَ لَا اِنْبِیَّ قَرِیْنِیْ مَعْدِیْ عَمْرِیْ

عبدالمطلب روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت  
 خانہ کعبہ کے در و دیوار سے صاف یہ صدا آرہی تھی اَلَا اَنْ قَدْ طَهَّرْتَ کَیْلَیْ مِنْ اَنْجَاسِ  
 الْاَضْمَامِ وَاَنْجَاسِ الْمَشْرِکِیْنِ اِسْمِیْ عَجَبِ پروردگار نے بتوں کی بنیاست اور مشرکوں کی  
 پلیدی سے پاک و صاف کر دیا۔ تو اتر سے ثابت ہے کہ اُسی وقت نوشیرواں کے

محل میں زلزلہ آگیا اور چودہ گنگرے گر پڑے ۵

یہ تھوکنے آثارِ عظمتِ عیا کہ لپٹنے لگا قصرِ نوشیرواں جو بے آب دریا سادہ ہوا رواں سحرِ ثبوت سادہ  
ہوا دیں آذر کا ہاتھ مارو ہو بجکے آتشکدہ گرد برد بتوں پر یہ ہیبت کا بیٹھا گل ہلک نک زیں پر گرا سدا  
ہوا یہ پامالِ لٹ و مٹا لرزے لگا خوف سے سوتا یہ توحید کی اُسکے نوبت بجی بتوں خدائی دہائی عجی  
اُٹھنے لگی پاؤں اُصنام کے گرو جو جڑے دنیا میں سلام اذانِ نہیں داخل ہو اسکا نام نمازیں ہوئیں چھوڑ کر  
تقرآنِ خطائش روئے تھیم بد کیا رحمت چودہ سید تھیم یتیم گرانمایہ عالی نسب امیرِ حجاز و خدیو عرب  
نذیرِ سیح و دعاے غلیٹل کفیلش خدا قاصدش حبسِ نیل

روایت ہے حضورِ ختنہ کئے ہوئے ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ اور سجدے میں سر  
رکھا۔ اُمت کے حق میں دعاے مغفرت کی۔ کہی کوئی کپڑا نجاست سے آلودہ نہ ہوتا  
وقتِ مقررہ پر خدست ادا ہو جاتی ستر عورت کھلتا تو یکا یک چھپ جاتا (لمو لکھ)  
غیبے ساماں تھپا روئے کا حضرت کیلئے رہتے تھے حاضر ملک ہر وقت خدمت کیلئے  
ہوتے ہی پیدا زیں پر رکھ دیا سجدے میں سر تھی عبادت اُنکی خاطر وہ عبادت کیلئے  
اُسکی شفقت کے تصدق اُسکی رحمت کے نثار سب پہلے جو دعا مانگی وہ اُمت کیلئے  
جن کے حق میں ہو کھم جنتِ عدن کا خطاب جنت اُنکے واسطے ہے وہ ہیں جنت کیلئے

میں خطا دار اور وہ ہے رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

ہے شفیقِ مہربان لئے رحمت میں رحمت کیلئے

روایت ہے کہ بشارتِ خواب کے مطابق حضور کا نام نامی محمد <sup>۲</sup> رِضِی اللہ علیہ وسلم  
رکھا گیا۔ پشتِ مبارک پر چوہرِ نوبت تھی اُس پر ہی کاہِ طیبہ کے ساتھ ہی اسمِ گرامی منقوش تھا  
سبحان اللہ کیا نام حبیبِ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے جسکے ہر حرف میں درپردہ ایک

سر عظیم ہے (تضمین لمؤلفہ)

اک میم سے وہ بیخ فیض عیسٰی ہے پھر دوسری سے سعد بن خلق عظیم ہے  
 ہے ہر اک مرض کا وہ حاذق حکیم ہے کیا خوب وال داروے درو الیم ہے

ہر حرف اسم پاک کا دُرّ یتیم ہے

نام محمد صدی کا خدا ہی علیم ہے

کیا خوب میم نظر شانِ جمال ہے سے حصولِ حُسنِ عظیم المِثال ہے  
 میم دگر سے مثل ہی اُسکا محال ہے دال اُسکے دین حق کی فضیلت پر ال ہے

ہر حرف اسم پاک کا دُرّ یتیم ہے

نام محمد صدی کا خدا ہی علیم ہے

اک میم سے ہے مکے میں نبشت حضور کی اک میم سے مدینے کو ہجرت حضور کی  
 ہے سے حجاز میں ہے حکومت حضور کی دار میں ہے دال سے شہرت حضور کی

ہر حرف اسم پاک کا دُرّ یتیم ہے

نام محمد صدی کا خدا ہی علیم ہے

اک میم سے تو مندر عروت عطا ہوئی پھر دوسری سے مہربوت عطا ہوئی  
 ہے سے ہم عاصیوں کی حمایت عطا ہوئی دونوں جہاں کی دال سے دولت عطا ہوئی

ہر حرف اسم پاک کا دُرّ یتیم ہے

نام محمد صدی کا خدا ہی علیم ہے

اسرار چارہ حرفوں میں بھی بشمار ہیں مذہب بھی چار اور کتابیں بھی چار ہیں  
 اصحاب میں خلیفہ حق چار یا نہیں اسلام کے جو چار ستوں استوار ہیں



ہر حرف اسم پاک کا دریتیم ہے

نام محمدی کا خدا ہی علیم ہے

روشن ہے ایک میم سے معراج کی مثال      ظاہر ہے معجزات کا میم دگر سے حال  
حے سے جید بغاں میں محبوب ذوالجلا      گنجینہ کئی قند کی ہے حرفت داں

ہر حرف اسم پاک کا دریتیم ہے

نام محمدی کا خدا ہی علیم ہے

ذات اسکی ایک میم سے مقصود ہر وجود      میم دگر سے مصدر فیض و عطا وجود

حے سے خطاب حامد و محمود ہے منود      واجب ہے داں سے شفق اس نام پر درود

ہر حرف اسم پاک کا دریتیم ہے  
نام محمدی کا خدا ہی علیم ہے

طائف اور مکے کا چاند یعنی بیان رضا عت آنحضرت صلی اللہ علیہ

ساقی مے تسنیم کا وہ جام پلاوے      شہد و شکر و شیر سے بڑھ کر جو فراوے

اسے طبع رواں چشمنہ کو فر کوٹا دے      اسے موج سخن نہر لبں آج بہا دے

رحمت کی گٹا چھائی ہے کئے کے چمن میں

کچھ پھول برسجائیں مرے باغ سخن میں

اسے ابر کر خشک زراعت کو ہڑا کر      اسے باغ خلیل آج دکھا پھول کھلا کر

اگر گلشن خلعت ثمر خلد عطا کر      اسے خازن رحمت و فرودس کو داکر

آئینکو بہار آج ہے طائف کے چمن میں

کلیاں نئی کھلنے کو ہیں گلزارِ سخن میں  
 آغوشِ حلیمہ ہے معطر گل ترے حواریں ہیں کڑی آنکھیں لگاؤ ہو در سے  
 غلماں ہیں غلامی پہ تلے آنکھوں سے جبریل ہی پر کھوئے گسلاں میں چوڑے  
 کیا شانِ خدا صلی علیٰ حسبِ لہ نہا ہے  
 کئے کا جو ہے چاند وہ طائف کو چلا ہے  
 چمکا ہے عجب گوہرِ نایابِ عدن کے نکلا ہے ٹبرِ بیش بہا اعلیٰ میں سے  
 جاتا ہے کہاں؟ تافہ رشکِ بختِ جاتی ہے صبا کیوں کہ ہر بھول چمن سے  
 گلا گشت میں ہے وہ گل گلزارِ حجازی  
 کہتے ہیں جسے طرہٴ دوستارِ حجازی  
 جس شخص کے سامنے ہیں ٹھہرتی ہر ساری ہوتا ہے ہر دمنہ ہے قدرتِ باری  
 دامن میں لٹے گاہتِ گل بادِ باری کشتی ہو کر اے دانی حلیمہ ترے واری  
 عربت ہو کینیزی بھی شہِ خوش لقی کی  
 تو دودھ پلائی ہے رسولِ عربی کی  
 ہانف کی صدا کہ یہ دولت ہو مبارک کوئین کی غلٹ ہے یہ خدمت ہو مبارک  
 سلطانِ سیادت کی رضا عت ہو مبارک اے سہ یہ تجھ کو یہ سعادت ہو مبارک  
 رضواں چمنِ خلد سے دیتا ہے دعائیں  
 حواریں بھی یہ کہتی ہیں کہ لوں تیری بلائیں  
 کیا شیرِ حلیمہ کو شرف ہو گیا حاصل طائف کا قبیلہ کوئی ٹھہرا نہ مقابل  
 بچپن ہی تو تو خلقِ مجتہم میں جو کمال طینت ہی میں تھا عدلِ شاربِ عدا

دودھ ایک ہی چائیکے کیا نوش زہرِ عدل

تھا حقِ رضا عت نہ فراموش زہرِ عدل

لکھا اے جو پوری ہوے دو سال کر مرور      فرمایا حلیہ سے کہ ہے قصہ یہ ماور

جنگل میں اے بھائیوں کا ساتھ بہتر      چائیا ہوں چراگاہ کو میں بکریاں بیکر

تھا فخرِ شبانی کا رسولانِ سلف کو

ہے خوب - تہ تیغ جو سلف کا ہر خلف کو

جانے لگے جب سو گیا باں شہِ خوشخو      پلکوں سے حلیہ کے چھلکائے کچھ آسنو

ے لیکے پلائیں ہوئی صدِ وہ رضا جو      کا جہل دیا آنکھ نہیں سوزا ریح کیسو

شک تھا نظرِ بد کا جو دلِ لبِ رحیم پر

اس بند کیا تل کو بھی شعلہ سی جہیں پر

چرواہا چلا پکے جو امت کا فدائی      صحرا کے ہی دن پھر گھرِ جنگل کی آبی

اللہ نے قدرت کی عجیب شان دکھائی      نازل ہو قدسی پے اعجازِ غائی

آئیے کو چمکا دیا صقیل کی صنیاسے

محبوب کو زخمی ہی کیا خاص ادا سے

یہ واقعہ سنتے ہی حلیہ بگر افکار      روتی ہوئی اس شہت میں ہونچ پل زار

تھڑکے قدم طاق ہوئی طاقتِ فشار      ہر گام پہ گر کر کے سنبھلنے لگی ہر بار

چلائی تھی اے گیسوؤں والے ہے کدہر تو؟

ہے ہے مرے آغوش کے پالے ہو کدہر تو؟

اور ہم زخمِ جگر افکار کدہر ہے؟      اے چارہ درودِ بیمار کدہر ہے؟

اے نور نگاہِ اولیٰ الالبصار کہ دیکھو؟ اے مطلعِ انوارِ عنیا بار کہ اہر ہے؟

اے رشکِ قمرِ آنکھوں کے تارے مرے آجیا

اے آمنہ کے لاوے اپیارے مرے آجیا

حضرت جو بڑے دور سے منکر یہ صلیبا  
لی ڈور کے قاریوں کی صلیب نے بلائیں  
بیاضتہ کس غنچِ دیتی تھی دھائیں  
فرمانے لگے آپ کہ کیا حال بتائیں

کچھ درونہ ایذا نہ خاش تھی نہ تپش تھی

اک مرکزِ کائناتِ کدّہ صَدْر کے کشش تھی

خطِ کھینچنے نثرِ کج کو ملایا جو آلم سے  
کچھ دروالم بھجوا نہیں اُس کے کرم سے

اسنِ خم کی لذت جو تھو کچھ پوچھ نہ ہم سے  
مرہمِ ہی لگایا ہے عجب ناز و نعم سے

سینے پہ سوا و خطِ مشکیں جو عیاں ہے

یہ کاتبِ قدرت کی کتابت کا نشان ہے

حیرت سی ہوئی سنے حیلہ کہ یہ گفتا  
نہ غوش میں لیکر کیا حضرت کو بہت پلہ

کچھ سوچنے لیکن مترود تھی وہ غنچوار  
دھیان آیا کہ ہو جواؤں انت سے کبکبا

پہنچانا سکاں تک تھا جو منظور ملکوں کو

کعبے کی طرف بیکو چلی قبلہ دیں کو

اک حلالہ پیش آ گیا کے کوریں پھر  
گم ہو گئے رستے سو وہ خضر رہ دیں پھر

بیچاری حیلہ ہوئی نالاں مخریں پھر  
رور کے یہ کہنے لگی وہ خاک نشیں پھر

ٹوٹی ہے مکندہ آ کے لبِ بامِ خبر سے

اے آمنہ بی بی کے دلدار امِ خبر سے

ہونچی یہ خبر طلب پاک کو حیدم      کہے کا طواغیت اگر لگے کر نہ مصلحت  
لب پر تو مناجات تھی اور آنکھیں تھیں پریم      آنے لگی ہاتھ کی صدا غیب سے بہیم  
گم گشتہ راہ فکدای      جب کا لقب ہے

دادی تمام میں وہ ہادی عربی

پاک یہ نشان لانے چلے سخت جگر کو      کہتے تھے کہ اسے نور نظر تو ہے کہ پھر کو  
وڈراتے تھے ہر سمت پریشان نظر کو      منزل پہ بھی باز نہ تھے اُس رشک فر کو  
ناگاہ عجب نور تجلی نظر آیا  
اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا

دیکھا کہ درختوں کی جہاں جھپٹ گئی تھی      اُس جھپٹا نہیں اک چادر دستا بنی ہو  
پتوں نہیں نہ غل وہ ماہِ مدنی ہے      اک نور کی تصویر ستارہ نہیں چھپی ہے

آتی ہے یہ آواز قریشی لقبی ہوں

کئی مدنی ہاشمی و مطاہی ہوں

یہ سنتے ہی پٹایا پھیلا کر جو آغوش      لاکھ اندین کا شنائیں ٹھیل کر سر دوش  
غم ہو گیا گریہ کا سر سے فراموش      اٹا ہوا دل - مادرِ شائق کا وہ جوش

پٹایا سینے سے کہی سخت جگر کو

آنکھوں سے ملا ہونٹوں کو چوما کہی سر کو

اُنے ہوم تھی پہر جا کر ہمارا کی چمن میں      پھر شام غریبا نکی ہوئی صبح وطن میں  
اک شور تھا پر وہ یتیم آیا عدن میں      پھر لعل بزشاں کا نگین آیا بیت میں  
پھر دولت کو نین جہا نکی تھی وہیں ہے

پھر دُورِ دہی ادھر ہی درِ شمس ہے  
 دکھائی گئی عمرِ رضا عت کی یقینور  
 کھینچی گئی سچپن کی شباہت کی تصویر  
 ہے سر و خیاںِ نبوت کی یہ تصویر  
 ہے یوسف کنعان رسالت کی تصویر  
 یہ نظم شفیق خواجہ نظامی کو مبارک!  
 تصویر یہ عشاق گرامی کو مبارک!

### غزل حسب حالِ ملوف

دہوم ہے فعل بدخشاں پھر بہن میں آگیا  
 جس سے تھیں رشکِ خنجرِ طائفہ کی گلیاں  
 پھر چراغِ عالمِ افروزِ انجمن میں آگیا  
 پھر وہ نافہِ مشک کا دشتِ ختن میں آگیا  
 بوسے گلِ نیکر نہ نکلتا تھا چمن سے سیر کو  
 بلبلو! پھر وہ گلِ رعنا چمن میں آگیا  
 روجِ بہرِ قالب میں آئی جان میں جہاں آگئی  
 یوسفِ گل گشتہ ہر پھر کر وطن میں آگیا  
 گلخشاں ہو کر شفیقِ نعتِ شہِ ابراہیم  
 ادھر ہی کچھ رنگ اب تیرے سخن میں آگیا

### بیانِ کفالتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ آمنہ خاتون کا انتقال ہوا تو  
 عبدالمطلب آپ کی کفالت کرنے لگے اُسی اثنا میں قریش بتلائے قحط سالی ہو  
 تو عبدالمطلب کو غیب کے بشارت ہوئی کہ اپنے پوتے سے بارہا رحمت کی دعا کرو

۱۵ حضرت ذہبیہ بن نظامی مدیرِ نظامِ المشائخ دہلی کی طرف کنایہ ہے۔

اسلئے وہ حضور کو ساتھ لیکر ایک بلندی پر چڑھے اور بار بار رحمت کی دُعا مانگنے لگوں گا  
 اُدھر آپ نے دعا کو ہاتھ اٹھا کر اُدھر رحمت نے آغوشِ احسانیت میں لیا۔ خوب پانی  
 برسا اور غلط دور ہوا۔

وہ امیرِ کرم بجز سچا چشمہ رحمت بچپن ہی سے تمامِ منیعِ اعجازِ نبوت  
 طفلی سے نمایاں تھے سب کا رشتہ

تسخیرِ اشارتیں زمیں ہی تھی فلک ہی  
 تابع رہے جن و بشر و حور و ملک ہی

جب عبدالمطلب نے بھی اس جہاں فانی سے رحلت کی ابوطالب آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے کفیل ہوئے اُسی زمانے میں ابوطالب کو سفرِ ملکِ شام کا اتفاق ہوا۔  
 بمقتضائے شفقت آپ کو بھی ہمراہ لے لیا۔ جب نواحِ شام کے ایک گاؤں میں پہنچے  
 جہاں جبر حبیس راہب کا صومعہ تھا تو راہب نے دیکھا کہ ایک قافلہ آتا ہے جس پر ایک  
 گلہ اسایہ کئے ہوئے ساتھ ساتھ ہے۔ جب قافلے والوں کے ساتھ آپ ایک جگہ  
 ٹھہر گئے تو راہبی وہیں ٹھہر گیا۔ اور درخت کی ڈالیاں جھک کر سمتِ آئیں۔ راہب  
 نے یہ دیکھ کر قافلے والوں کو دعوت دی۔ سب وہاں سے چلے اور ابوطالب آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو وہیں درخت تلے چھوڑ آئے تھے۔ راہب نے تنہا حضور کو بلایا  
 تو آپ چلے اور وہ ابراہیم کا گلہ بھی سامنے بنا ہوا سر مبارک پر سایہ کئے ہوئے  
 ساتھ ساتھ آیا۔ راہب نے یہ عجیب دیکھ کر ابوطالب کو تاکید کی کہ ان میں پیغمبرِ خدا  
 ہونیکے آثار ہیں انہیں قومِ یہود و نصاریٰ سے بچانا۔ ابوطالب جلد مالِ تجارت  
 فروخت کر کے وہیں سے آپ کو مکہ معظمہ واپس لائے۔

آغازِ منو سے تھا کمالات کا اظہار ہونے لگے ظاہرِ نبوت کے تھے آثار  
 منزل پہ ٹھہرتے تھے جہاں سیدِ ابرار بختی رحمتِ حق سایہ کناس فرق پہ ہر بار  
 جس سمت گز رہو گیا اُس شاہِ احم کا  
 سایہ سہرا قدس پہ رہا ابرِ کرم کا  
 بیانِ نزولِ وحی و آغازِ نبوت

جب حق کو ہدایت ہوئی مخلوق کی منظور چاہا کہ یہ ظلمتِ کدہ ہو جب لوہ گمہ نور  
 ہو بزمِ جہاں جب لوہ تو حید سے معمور ہر گوشے سے ہوں کفر کی تارکیاں کا نور  
 ہر قطرے میں خورشید کا جلوہ نظر آئے  
 ہر قطرہ یہ بڑھ جائے کہ دریا نظر آئے  
 جاری ہو وہ سرِ شہرِ فیضانِ نبوت سیراب ہو ہر شہر دریا کے ہدایت  
 ہو خانہٴ دوستِ تبلیغِ رسالت وہ دیں ہو کامل کہ نہ باقی رہے حجت  
 ہوں ایسے کمالات عطا ختمِ رسل کو  
 عالم میں کرے زیرِ نگین ہر جزوِ کل کو  
 لکھا ہے ہوئے آپ کو سب مرتبہٴ حال جب عمر کے چالیس برس ہو گئے کامل  
 ناگاہ ہوئی طے شرفِ قرب کی منزل جبریل لئے وحیِ منزل ہوئے نازل  
 تمغے رسالت بھی ملا تاج و علم بھی  
 اُمّی کو تسلیم میں ملے لوح و قلم بھی  
 اُترے شہدِ کس شرف و عذر و علا سے  
 السد کا پیغام لائے کوہِ حرا سے



سینہ ہوا البرتری سے صدق و صداقت روشن ہوا آنکھیں دل نور خدا سے

واماں حرا طور کا واسن نظر کیا

وادی عرب وادی امین نظر کیا

بخاری میں ہے: جب حضور غار حرا میں خلوت نشیں تھے روح الامیں نازل

ہوئے آپ کو آغوش میں دیا لیا اور کہا اَفْتُوهُ آپ نے فرمایا اَنَا لِنَفْسِي فِي يَوْمٍ مُّذٍ

نہیں ہوں دوبار لیا ہی ہوا تیسری بار اس طرح کہا اَفْتُوهُ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ عَلَقٍ طَفَرَهُ وَزَيَّكَ الْاَكْثَرُمُ الَّذِي عَلَّمَهُ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَكُنْ عَلَّمَهُ

الموقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سہری محسوس ہوئی۔ گہریا آتے ہی حضرت

خدیجہؓ سے فرمایا اَفْتُوْنِي بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ طَفَرَهُ وَزَيَّكَ الْاَكْثَرُمُ الَّذِي عَلَّمَهُ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَكُنْ عَلَّمَهُ

اور کہا آپ کچھ غم نہ کریں خداوند کریم آپ کے ساتھ بہتری کرے گا۔ کیونکہ خوش خلق

حلیم۔ جو ادہیں۔

ابتدا میں آپ خفیہ طور پر تبلیغ رسالت فرماتے تھے۔ مرد و نہیں سب سے

پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ۔ عورتوں میں حضرت خدیجہ کم سنوں میں حضرت

علی مرتضیٰؓ۔ مولیٰ میں زید بن حارثہ ایمان لائے

ہو چکا حضرت کو تغا و رسالت عطا خفیہ فرمائیکے تبلیغ احکام خدا

ہو گئے توحید کافل جو با صدق و صفا سابقون الاولون میں نام انکا لکھ گیا

رفقہ رفقہ سلسلہ بیعت کا جاری ہو گیا

لا کے ایمان لاکھ پر ایک ایک بباری ہو گیا

روایت ہے کہ جب بلالؓ ایمان لائے تو امیہ بن خلف جس کی وہ غلامی

میں تھے انکو سخت ایذا میں دیتا تھا ایک دفعہ عین گرمی کی شدت میں دوپہر کے وقت جلتی  
 ریت پر ٹٹا کر اور ہماری بہتر سینے پر رکھ کر ان سے کہنے لگا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے مسخر ہو جا۔ مگر حضرت پلاں کی زبان پر کہ **اللہ اکبر اللہ اکبر** محمد رسول اللہ جاری اور  
 گویا زبان حال یہ عالم طاری تھا (قصیدین بیت مشہور و معروف)

دکھایا تر سوز و گدازِ قلبی نے	پھونکا جگر و دل کو غمِ تشنہ لبی نے
تڑپا دیا بجلی کی طرح مضطرب نے	نعرہ یہ کیا ہجریں عشاقِ نبی نے
دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے	مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے
کس طرح کوئی کوہِ الم سر پہ اٹھائے	کس طرح کوئی سینے سے غم کی ہٹائے
شیشہ جو گرسنگ پہ جب نکار نہ آئے	کیوں عاشقِ مضطرب یہ فریاد بچائے
دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے	مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے
لو جلد خبر عاشقِ مضطرب کو سنبھالو	بیمار کے ہمدرد بنو دردِ بٹالو
پہلو کوئی تسکین کا لیلہ نکالو	کس منہ سے بتائیں تہیں ہم چھینچو والو
دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے	مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے
قمری کی طرح سرو کا مجھ کو نہیں سودا	بلبل کی طرح گل کا نہیں والہ و شیدا
دامق کی طرح میں نہیں دلدادہ عذرا	مجنون کی طرح میں نہیں دیوانہ لیلیٰ
دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے	مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے
بیچارہ وہ بے یار و بے تاب و توانم	نے طاقتِ ضبط است نیا رائے فغانم
از دردِ نہانش دل من داند و دانم	مانندہ شفقِ بہت ہیں دردِ زبانم
دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے	مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

بلالؓ کا یہ حال ہر ماں سکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے الیو بکر صدیقؓ کو بھیجا  
 انہوں نے خرید کر کے آزاد کرالیا اور کفار کی ایذا رسانی سے بچالیا۔ اُسوقت حضرت  
 بلالؓ پر گویا زبان حال یہ صداق مقال تھا ۵

آزاد ہو کے قیدِ غم دو جہاں سے ہم	رکھتے ہیں عشق سید کون و مکان سے ہم
نشاہِ حرمِ پاک میں مدفن بنائیں گے	اٹھینگے مر کے بھی نہ ترے آستان سے ہم
کیا دہشتِ سوال نکیس مرین قبریں	واقف ہیں جب حضور کے نام و نشان سے ہم
یا داگئی بسا مدینہ پس فنا	گھبرا کے نکلے شوق میں باغِ جناس سے ہم
پہنچے ہیں آستانِ نبی پر زبے نصیب	آنکھوں کو ملتے ہیں قامِ پاسبان سے ہم
سردیں گے راہِ عشقِ پیہر میں شوق سے	کیونکر ہٹیں گے سرکہ امتحان سے ہم
ہر امتی کی قبر پر آئے گا اک براق	محشر میں ہی جلیں گے عجیب عروشاں سے ہم
دربارِ شمس میں آ کے لگانیکو ڈالیاں	چھنتے ہیں میوے نخلِ ریاضِ جناس سے ہم

پاکر شفقِ عروجِ ثنائے حبیب میں

قوڑیں گے تارے عرشِ کراونجِ بیابانِ ہم

## بیانِ اخلاقِ حمیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بمصدقِ آیت **وَإِنَّكَ لَكَلِّمٌ خَلْقٍ عَظِيمٍ** حضور کی ذاتِ بابرکات سرشارِ اخلاقِ  
 عظیم تھی۔ احمیاءِ العلوم میں ہے حضرت عائشہ صدیقہ سے پوچھا گیا تو فرمایا اسرارِ  
 قرآن مجید حضور کے حُسنِ اخلاق سے معمور ہے لمؤلفہ۔

جس کے اخلاق حمیدہ ہو قرآنِ مہمور  
 اسکے اوصافِ بشریہ ہو بیاںِ بصریہ

خلق میں آپ کا کیوں خلقت نہ ہوتا؟ اسی پر جو میں تھی اللہ کی رحمت مستور  
آئے عالم میں جو وہ رحمت عالم بن کر مسرہاں سب پر رہے خلق مجسم بن کر  
جنگ اُحد میں دنیاں مبارک کا شہید ہونا صحابہ پر شاق گزرا تو سب نے کہا یا حضرت  
کافروں کے حق میں بددعا فرمائیے۔ ارشاد ہوا میں رحمت کے لئے مبعوث ہوا ہوں  
اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ لِّدِيْنِكَ الْيَقِيْنَ اے خدا میری قوم کو ہدایت دے  
یہ لوگ جانتے ہی نہیں۔ **لمو لّف**

دعا اسکو دی جس کا یزدا اٹھائی بُرائی کے بدلے میں کی یہ بھلائی  
صدر اہلِ قو حیح کی بپرجوئی تھی مد نظر قوم کی رہنمائی  
جو بادی ہوا یا تو ہر سب ہو ایسا نبی ہو تو ایسا پیغمبر ہو ایسا  
سخاوت :- فتوحات و مال غنیمت جسے جو کچھ آنا فیرا تقسیم فرمادیتے ایک دفعہ تو بے  
ہزار درم کے ڈھیر لگا دے گئے آپ نے کھڑے کھڑے سب کو بانٹ دیا کچھ بھی  
نرکتھا اسی دن شام کو فاتے سے بسر فرمایا **لمو لّف**

حضرت تھے بادشاہ ہی دل کے فقیر ہی سب کچھ تھا اور کچھ نہ تھا شاہِ زمیں کے پاس  
قناعت :- اکثر فقر و فاقے سے بسر فرماتے کبھی جو کی روٹی بھی آسودہ ہو کر تناول  
نفرمانی **لمو لّف**

کس دلچسپ رہے فقر پہ قانع نہ دیں ہی کافی تھی تناول کو فقط نان جو ہی ہی  
مغروب تھا بستر کیلئے فرش زیریں ہی اس پنج پہ تھو مثل فلک خاک نشیں ہی  
لیتے تھے قدم آ کے ملکِ چرخ بریں سے  
آنی تھی اَنَا الْعَرِيْضُ کی آواز زمیں سے

تو اضع۔ زمین ہی پر بیٹھے۔ زمین ہی پر کماناؤش فرما لیتے۔ اکثر بوریہ پر خواب استرا  
فرماتے لمو لقمہ۔

جب ہو سے شاہِ دو عالم قدرداں بوریہ      بڑھنگی تختِ سلیمانی سے شانِ بوریہ  
ہے روایتِ ابدیدہ ہو گئے اصحابِ جب      دیکھ کر جسمِ مقدس پر شانِ بوریہ  
زیب بخشِ سندِ الفقرِ فخری نے کہا      اور ہے میری نظر میں عروشانِ بوریہ  
خاکساری ہے بہت محبوب کی حق کو پسند      اسلئے محبوب بھی ہے قدردانِ بوریہ

خود بدولت ہی نے جب تعریف فرمائی شفیق

کیا حقیقت میں اگر ہوں بلج خوانِ بوریہ

طبری نے لکھا ہے کہ ایک دن سفر میں حضور نے اصحاب کو بکری ذبح کرنے کا حکم دیا۔ تو ایک  
صحابی نے کہا کہ اس کا ذبح کر لینا میرے ذمے ہے دوسرے نے کہا صاف کر کے بنا لینا  
میرے ذمے تیسرے نے عرض کی میں لپکالوں گا حضور نے بنفس نفیس ارشاد فرمایا  
کہ جنگل سے لکڑیاں میں چن لوں گا۔ اصحاب نے اس کے ساتھ التماس کیا۔ حضور کیوں  
ایسی تکلیف گوارا فرمائیں جب ہم لوگ خدا متکذری کو حاضر ہیں۔ فرمایا تم چاہتے ہو  
کہ میں تم میں بیٹھ کر شیختِ تاب بن جاؤں۔ اللہ کو یہ بات ناپسند ہے کہ اپنے دوستوں  
میں بیٹھ کر کوئی اپنے کو سب سے بڑا دکھلائے (لمو لقمہ)

ایسی فروتنی یہ تواضع یہ انکسار      اپنے سوا اتنی اور کئی تکلیف ناگوار

تھا یہ خیال آئے کسی پر ذرا نہ بار      مگر نظر کبھی نہ رہا اپنا افتخار

خلقِ عظیم کا تھا اثرِ بات بات میں

لاکھوں صفات جمع تھیں اس کیفیت میں

صرف آپ پر ہوا نہ رسالت کا خاتمہ      تھا آپ ہی پر شفقت و رحمت کا خاتمہ  
 لطف و عطا وجود و سخاوت کا خاتمہ      حلم و حیا و خلق و مروت کا خاتمہ  
 ہر وصف میں لگانہ آفاق ہو گئے  
 ختم آپ پر مکارم اخلاق ہو گئے

## بیان معجزات بینات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

معجزات بینات حضور سرور کائنات علیہ التحیات اس قدر ہیں جنکی گنجائش اس  
 مختصر میں محال ہے مگر مشتمل نمونہ از خوارے چند مشہور دستورات معجزہ درج ذیل  
 ہیں کہ موجب ازدیاد خلوص و تازگی ایمان ہو - وہ ہوتا

## معجزہ شق القمر

آیت **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ السَّاعَةَ وَاللَّهُ يَشْفَقُ الْفَقِيرَ** **وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ**  
 ترجمہ - ساعت نزدیک ہوئی اور چاند ٹپک گیا اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں کفار نہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں سحر  
 کا باد ہے -

وقوع اس معجزہ کا مکہ معظمہ میں ہوا ہجرت سے پہلے ابو جہل وغیرہ کفار قریش نے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ دعویٰ رسالت میں سچے ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے  
 کر کے دکھائیے - اس پر حضور نے دعا کی اور قادر ذوالجلال کی قدرت کاملہ سے چاند  
 کے دو ٹکڑے ہو گئے یہ دیکھ کر کفار کے ہوش اڑ گئے کچھ ایمان لائے اور کہنے لگے ابو جہل  
 نے جادو کا دھوکا دیکر ہرکا دیا **وَاللَّهُ يَشْفَقُ الْفَقِيرَ** بصیغہ ماضی سے آیت قرآنی اس معجزے کو

نمازت کرتی ہے اور اخبار سے بتواتر واضح ہے ۵

ہو گئے رشک سے اعدا کے جگر دو ٹکڑے  
ہوا انگشت مبارک سے قمر دو ٹکڑے  
پچیس میں کوہ حرا صاف نظر آتا تھا  
اور عقا چاند دہر اور اوہر دو ٹکڑے  
اس طرف ناخن اعجاز تایت بکف  
اُس طرف تھی مہ کامل کی سپر دو ٹکڑے  
کیسی خیرہ ہوئیں کفار عرب کی نگاہیں  
چاند جب آنے لگا صاف نظر دو ٹکڑے  
ہے تصور جو اس ابرو سے ہلال کا شفق  
ہے دل زرا ہی مانس جگر دو ٹکڑے

### معجزہ روزِ اشمس

اسما و بنت عمیس مروی ہے کہ مقام صہبیا و خدیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سینا علی کرم اللہ وجہہ کے زانو پر سر رکھے ہوئے آرام فرماتے تھے کہ نزول  
وحی کا آغاز ہوا اور اتنا عرض کھینچا کہ آفتاب غروب ہونے لگا یہاں تک کہ حضرت علی  
رضی اللہ عنہ کی نماز عصر قضا ہونے کو آئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دفعتاً  
آنکھیں کھولیں تو پوچھا کہ نماز عصر پڑھ لی یا نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیونکر پڑھتا  
حضرت نے دعا کی آفتاب نکل آیا دھوپ میدان میں پھیل گئی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
نے نماز عصر پڑھ لی ۵

کیا ہو میان و صفت شہ آسمان جاب . ہر حجرہ تھا آپ کا ہمیشہ لا جواب  
اعجاز شاہ دین کو کیا یا یہ انقلاب نکلا غروب ہو کے دوبارہ پھر آفتاب

قبضے میں شرق و غرب پہنچے بحر و بر پہنچے  
زیر نگاہ حضور کے شمس و قمر ہی تھے

## معجزة الثمرة

ترمذی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ وہ کچھ خرے حضرت میں لائے آپ نے ان پھلوں کو اکٹھا کر کے ان کے توشہ دان میں رکھ دیا اور فرمایا اس توشہ دان کو بالکل خالی کر کے جھاڑ دنیا البتہ ہمیشہ خرے نکال لیا کرنا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ سالہا سال اس توشہ دان سے خرے نکالے اور مصرف میں لائے گئے جس روز حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی مجھ سے پریشانی میں وہ توشہ دان گم ہو گیا۔

میں مغموم ہو کر یہ شعر پڑھنے لگا۔

لَيْسَ هُمْ وَفِي يَوْمِ هَکْمَانٍ      فَقَدْ أَجْرَابَ وَتَقَلُّ لَيْثِي عُمَانٍ

ترجمہ - لوگوں کو تو ایک رنج ہے مجھے دردِ رنج ہیں ایک گم ہونا توشہ دان کا دوسرے شہید ہونا حضرت عثمانؓ کا۔

## معجزة الشجرة

صحیح مسلم میں جابرؓ کہتے ہیں کہ اثنائے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ حضور نے ایک درخت کی شاخ کو ٹوڑ کر فرمایا خدا کے حکم سے میرا بعد از ہو جاوہ درخت اس طرح حضور کے قدم بقدم چلا جیسے اڈٹ مارا تھا منے واے کے پیچھے ہولینا ہے۔ پھر دوسرے درخت کو بھی اسی طرح دیکھا پھر پراخیال ٹل گیا۔ دیکھا کہ آپ چلے آ رہے ہیں اور دونوں درخت اپنی جگہ پر جا لگے ہیں۔ اور یہ ہی روایت ہے کہ آپ ایک پیار کے قریب گزرے اس سے السلام علیک کی حد لائی۔

اے رسولِ علیؑ پاسے عجب خارق عادت کیا تابع فرماں تھے نباتات و جمادات



کیا ذات تھی سچ عجاز و کرامات تھے ایک اک معجزہ بینہ کیا بات  
متنازعہ غلامی سے شجر ہی تھے حجر ہی تھے لذت اعجاز سے معمور شجر ہی

### معجزۃ الاصلح

صحیحین میں جابرؓ سے روایت ہے کہ مقام حدیبیہ میں جب لشکر اسلام پیاس سے  
بیتاب ہوا اور کہیں پانی نہ ملا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ظرت میں دست  
مبارک رکھا۔ انگشتان اقدس سے پانی چشمے کی طرح جوش مارنے لگا۔ سب لشکر  
کے آدمیوں نے پانی پیا اور وضو بھی کیا حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ پندرہ سو  
آدمی تھے اور زیادہ ہی ہوتے تو پانی کافی ہوتا لمو لھتے

انگشت مبارک سے جو چشمہ ہوا جاری نازل ہوئی لشکر پر عجب رحمت باری  
پیاسوں کی بجی پیاس مسرت ہوئی اری اک ظن سے سیراب ہوئی فوج دہلی  
محبوب خدا منج فیضان اتم تھے الیاس و حضرت شہ کدیا سے کرم تے

### معجزۃ الاصلح

صحیحین میں ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کافران قریش نے تین سو ساٹھ  
بت خانہ کعبہ کے گرد رکھے تھے اور سیسے سے مضبوط جہاد کے تو جببہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ہنگام فتح مکہ داخل مسجد الحرام ہوئے تو فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی بت کو  
اشارہ کرنے لگے اور یہ آیت پڑھتے تھے :-

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

جس بت کے منہ کی طرف اشارہ کیا وہ بت ہو کے گرا اور جبکہ پیچھے اشارہ فرمایا وہ  
اوندھا ہو کر گر پڑا الملو کفہ -

گر بڑے سچے ہیں مہبت خیر الہی کو دیکھ کر  
وہاں سے عروہ شرف اللہ سے جاہ جلال  
مستہ دم اور وہ خیر الہی پیش نظر  
نزع ہیں آئے نظموں اس لیاں بخش کا  
کفر بائیں ہو گیا اس حق نما کو دیکھ کر  
بھٹکتے ہیں شاہوں کے سر اس کے گدا کو دیکھ کر  
روح خوش ہو جائی جنت کی فضا کو دیکھ کر  
جی اٹھ نہیں عیسیٰ مجتہد کو دیکھ کر  
انتہائے آرزو یہ ہے دم آخر شفق  
دم نکاجا کے جمال مصطفیٰ کو دیکھ کر

مسدس در بیان مہراج شریف مسمیٰ باسم تاریخی معراج حضور

اے اوج طبع عالم بالا کی سیر کر  
کعبے سے چلے مسجد اقصیٰ کی سیر کر  
بارغ بہشت کو نزدیک طوبیٰ کی سیر کر  
سدر سے بڑھکے عرش معلیٰ کی سیر کر  
اٹھ جائیں صاف آنکھوں پر دی حجاب کے  
جلوے نظریں ہوں شدہ گردوں جناب کے

اے کلاک درفشان عہد شاہوار لا  
اے باغبان فکر گلِ نو بہار لا  
اشعار آباد امر متع نگار لا  
بارغ جنات سے گزرتے پہلوئے ہار لا  
آجائے موج نکست عنبر شربت کی  
چمن چھنکے لاکھلی ہوئی گلستانِ شبت کی  
ساتی! کہ صحرے بادہ اطر کے جام دے  
یا قوت سُرخ ولالہ جسم کے جام دے

ماہعین چشم کوثر کے جام دے تسنیم و سبیل کے بھر بھر کے جام دے

بے درد خوشگوار مقطر پلا مجھے

کا نور و زعفران سے معطر پلا مجھے

وہ ہے کہ ہے پرست کو کر دے جو حق پرست وہ ہے کہ ہو شیار ہوں نشے میں حیرت

وہ ہے کہ بیخود و نکو کرے نیست کے جو پرست وہ ہے جام جس کا نام ہے جام ہے است

دو گھونٹ پیکے دور ہوں غم بھوک پیاس کے

چھلکے چھٹیں سرور میں پانچوں خواہ کے

مستو نہیں دور باوہ توحید رنگ لائے مسطر بہی سوز ساز کے سماں نہر جائے

ہر اہل ذوق نعمہ و لکش پہ لوٹ جائے ہو حق کا غل ہو صوفی صافی کو و حیدر آئے

ہوں معرفت کی وہن میں ترانے خیال کے

آجائیں میرے قال میں انداز حال کے

تازہ ہو آب و رنگ مہنا میں سوا نجمین جو ہر شناسیوں سے پکار اٹھیں اہل فن

لعل یمین ہیں لفظ تو نقطے در عدن ہے موتیوں میں ٹٹنے کے قابل ہی سخن

بازار نظم گرم ہوا ونجی دکان رہے

میزان شہر میں مرا پلہ گراں رہے

صدر قی میں نعت پاک حبیب غفور کے عرش بریں سے لاؤں مہنا میں دور کے

اشعار ہوں ڈھلے ہو سپا پنج نہیں نور کے موسیٰ کو طور آئیں نظر برق طور کے

طبع رسا کو مدحت معراج پاک کے

ہو چنچا دوں عرش پاک پہ اب فرش کما کے

بادن برس کی عمر ہوئی جب حضور کی  
چھائی وہ جہانوں رحمت رب غفور کی  
لے منزلیں ہوئیں سفرِ راہ دور کی  
پھیلیں تسلیاں شبِ سری کے نور کی

تاروں بھری وہ رات کہ جنبِ نثار دن

قرباں حبِ سیکڑوں راتیں ہزاروں

وہ رات جس کی شان میں والیل ہے رقم  
وہ رات جس سے قدرِ شبِ قدر کی ہی کم  
حب کی خداے پاک نے کھائی ہے خود قسم  
وہ رات جس میں طالب و مطلوب تھے ہم

وہ رات پر وہ دارِ رموز و لکھات تھی

محبوبِ حبیب کے ملنے کی رات تھی

فرش زمیں سے عوش بریں تنگہ دھوم و دھولم  
وہ گلشنِ بہشت میں رضواں کا انتظام  
وہ ہر طرف سبیل ہے سبیل کی  
حوروں کے ہاتھ میں مے تسنیم کے وہ جام

طیاریاں وہ دعوتِ ابرِ خلیل کی

وہ خواہناے نعمتِ الوان نئے نئے  
جنت کے وہ سجے ہوئے الوان نئے نئے  
میدون کے وہ طبق نئے غلماں نئے نئے  
مہائی حبیب کے سامان نئے نئے

اک دھوم تھی زمین سے آسمان تک

مہاں کے انتظار میں تھا میرِ بان تک

مہاں کا دلنوازا دہرِ خواب ناز تھا  
فرش زمیں پر بسترِ شاہِ حجاز تھا  
انگہوئیں حب لوہ نگہِ نیمباز تھا  
گو یا کھٹ لکھا ہوا درِ راز و نیاز تھا

کیا خواب تھا کہ طالعِ بیدار ہو گیا

است کی مغفرت کا سزاوار ہو گیا

ناگاہ جسے ٹھیل میں کا ہوا تزلزل کی عرض یوں ادب سے جگا کر کہ ای رسول  
حاضر ہوں لیکے خروہ دیدار ہو تب بول بے مانگے چاہے آج مرادیں ہو نہیں حصول

بھی گیا ہوں خدمت مطلوب کیلئے  
آیا ہوں ہر کابی محبوب کے لئے

لایا ہوں چُنکے کھیت سے جنت کے وہ سمنہ ہر بجلیاں بھری ہوئیں رگ رگ بین بند بند  
شوخ اس قدر کہ آگ پہ جلیے پتاں سپند یکساں ہے اُسکے واسطے ہو پست یا بلند

رکھتا ہے پانوں بڑھکے حد مستقیم تک  
جہان کا اک ترارے میں عرشِ عظیم تک

حوروں سے حسن پر یوں بہتر جمال بھی انداز بھی نراے نئی چال ڈھال بھی  
وہ چال جس سے چو کڑی بھولو غزال بھی پائے نہ جسکی گرد کو پیکِ حینال بھی

باد صبا سے تیز سبکو و نسیم سے  
گلاشت میں بڑھا ہوا موجِ شمیم سے

صرصر خرام رشک چمن غیرت بہار کھیت اُس کا باغِ خلدِ فلک اُس کا مغز  
رکھ دے قدم چو کلیوں پہ کھلجائیں ایک بار پانی پہ یوں چلے کہ نہ بوند بھر بھی بار

دامن نہ پر شکن ہو ذرا سطح آب کا  
چھلکے نہ دستِ موج میں ساغرِ حباب کا

آہا ہے مثلِ وحی منزلِ زمین پر لایگا لامکاں کی کوئی دم میں یہ خبر  
راکب نے بس کاب میں رکھے قدم ادھر کوسوں یہ دم میں دوڑ گیا صورتِ نظر

دو گام اسکو فاصلہ غرب و شرق ہو  
 نام اسکا ہے براق یہ عسرت میں برق ہو  
 المنحصر سواد ہوئے شہ لصب و قارہ  
 گردوں پہ طرُفوا کی ہوئی ہر طرف بکار  
 فوج ملک جلو میں تھی باندھے ہو قنطار  
 روح الایس تھے مروجہ جنبیاں ہیں پیار  
 کتنے حجاب ہر گئے آ کے سامنے  
 پہنچے حضور سجد اقصا کے سامنے  
 اللہ رے عز و شان شد آسماں مقام  
 بیت الحرم سے بڑھکے یہاں ہی تھا احترام  
 مینا کر رہے تھے جو تعظیم کو قیام  
 محرابیں جھجک پڑی تھیں دیکھ کر سلام  
 منبر نے سرو قز جو بڑھا خطبہ آپ کا  
 ہر شان سے دو چند ہوا تب آپ کا  
 مسجد میں مقتدی ہوئیں ارواح انبیا  
 وہ مقتداے خلق ہو اسب کا پیشوا  
 ایسے امام ایسے نمازی کہ حجاب  
 محبوب تھی حبیب کی تکبیر کی صدا  
 کانوں تک آ کر صدر مبارک پہ ہاتھ تھے  
 اللہ کے خالق اکبر کے ساتھ تھے  
 انداز کچھ نئے تھے قیام و قعود کے  
 قربان اُس رکوع کے صدقے سجد کے  
 رستے بڑے حبیب خدا کے دود کے  
 صلی علیٰ مرے تھے زباں پر دود کے  
 پایا ادھر سلام خدا کا سلام سے  
 سب مقتدی ادھر ہوئے رخصت امام  
 اقصیٰ سے بڑھ چلا جو براق سبک عنان  
 پیش نظر تھا بلبل سدرہ کا آئیناں

روح الامیں لپکارے بسل پر شاہ انس و جان  
بے بال و پر ہوں طاقت پر واز اب کمال  
چکر میں آیا گنبد نیلی رواق بھی  
جبریل بھی کنارے ہوے اور براق ہی

نکلے قدم جو حلقہ چشم رکاب سے  
رفرت نے پایا اور ج قدوم جناب سے  
گزرے وہ یوں بچشم زدن ہر حجاب سے  
جس طرح برق کو ند کے نکلے سیلاب سے  
یالاے بام عرش معلیٰ ہو بیخ گئے  
تا منزل و فی فتدلی ہو بیخ گئے

ہو پختے وہاں کہ پائے خروہی جہاں ہر رنگ  
حیرت کا وہ مقام کہ ہوش و حواس رنگ  
میدان وہ کہ وسعت اندریشہ حسین تنگ  
ایسا چمن صبا کا جہاں جم سکے نہ رنگ  
وہ گلستاں کہ ہر روش گلستاں سے دور  
وہ بوستاں کہ فصل بہار و خزاں سے دور

سب کچھ ہے اور ہر کسی شے کا پتا نہیں  
ساتی ہی دور جام بھی مے کا پتا نہیں  
نغمہ ہی سوز و ساز بھی کئے کا پتا نہیں  
مضطرب بھی نے نواز بھی نے کا پتا نہیں  
لاکھوں نئے ترانے ہیں الحان کچھ نہیں  
سو سو طرح کے ساز ہیں سامان کچھ نہیں

کیتا وہ انجمن کہ دوئی کا گزرنہ نہیں  
وہ بزم بچہ دوی کہ خودی کا اثر نہیں  
آواز چشم و گوش و نگہ سے خبر نہیں  
ہیں ہوش گم کہ دخل حواسِ شہر نہیں

ڈر ہے کہیں نہ دہم پڑے العباس میں  
کیا کیئے تھے حضور وہاں کس لباس میں

مختلف فرق پاک ظل حمایت کے تا جدار  
بریں قباے عظمت و اعزاز و اقدس دار  
رحمت تہی خاص خلعت محبوب کردگار  
تخفے ملے خزانہ خالق سے تین چار

ماہر عین و کوثر و شبنم و سلسبیل

ہر بہشت چشمہ کا نور و زنجبیل

بارغ جنان بھی لگیا طوبیٰ ہی مل گیا  
گنجینہ دلی افتدش ہی مل گیا  
سربانیہ رُسوز قادیانی ہی مل گیا  
اولیٰ سے قرب و ترسہ اعلیٰ ہی مل گیا

ایسا شرف کیسے کہاں اور کب ملا

مہاں کو میزبان سے جو ملنا تھا سبلا

سرکار جب کریم کے دربار سے چلے  
امت کی مغفرت سے بڑھے دیکے دیکے  
ارمان نکلے پورے ہوئے سارے چلے  
راز و نیاز کے ہوئے ملے لاکھوں مرحلے

رضعت ہوئے جو عظمت و جاہ و چشم کیا تھ

رحمت بھی ہم کاب تھی غفور و کرم کے ساتھ

رضواں پکارتا تھا کہ چلے سوئے جنان  
اُس باغ و بہار کا ازل سے ہوں باغبان  
پابوس کو خمیدہ ہیں طوبیٰ کی ڈالیاں  
قصر بلند ناز سے ہیں سر یہ آسماں

آراشیں ہزاروں ہیں زینکے واسطے

کیا کیا چمن لگائے ہیں امت کے واسطے

نگاشت باغ خلد سے پھر ہو کے شاد کام  
طے ہو چکے جو عالم یا لا۔ کے سب مقام

رواق قزاق کے کعبہ ہو کے قبلہ نام  
کیا جلد ہو گیا یہ سفر دور کا نام

اُس کے قدم حضور کے پھر فرش خاک پر



کیوں خاک کا دماغ نہ ہو عرش پاک پر  
 اس طرح آپ آگئے طے کر کے لوطیق  
 جیسے کسی کتاب کے اُٹے کوئی ورق  
 ممکن نہیں سمجھ لے کوئی پڑھ کے یہ سبق  
 کیا نکتہ خیز قصہ معراج ہے شفق  
 کھولے یہ راز تاب زباں و دہن نہیں

اس رمزیں کلام کو جائے سخن نہیں  
 روایت ہے کہ سب سے پہلے حضور کے معراج شریف کی صداقت حضرت  
 صدیقؑ نے کی اور سنتے ہی کہا صد گُفتَ یا رسول اللہؐ

صدیقؑ کیوں نہ تیرا شہاد حضور کی  
 روشن تھی آنکھ دل پہ تھا حضور کی  
 کھلتی تھی جس شہر حقیقت حضور کی  
 وہ جانتا ہو رفعت و عظمت حضور کی  
 ہیں مصطفیٰؐ رسول خدا کچھ خدا نہیں  
 لیکن قسم خدا کی خدا سے جدا نہیں  
 صلی اللہ علیہ وسلم  
 صلی اللہ علیہ وسلم

مسدس حلینہ رافضی مسمیٰ باسم تارنجی حیاں مغمیر

اللہ الحمد ہے پر نور سے سینہ جمو  
 صبح صادق سے ہو پھر مہر تجلی کا ظہور  
 پر وہی نور ہے آنکھوں میں ہی دلیل سرور  
 پھر اُسی بادہ سرخوش سے ہوں نشی میں چور

پھر صدا نقل بینا کی ہے ساقی ساقی

دیدے جو کچھ نہ ہو تیرے جام میں باقی ساقی

مست میکش ہو یہ تیرے کرم سے ساقی  
 بزم آباد ہوئی پہ تیرے دم سے ساقی  
 فیض مداحی سلطان اُمم سے ساقی  
 مشق کا کام لوں پہ لوج و قلم سے ساقی

جیت لوں خامہ و قرطاس کا میدان ساقی

پہر لکھوں حلیم پیغمبر ذیشان ساقی  
 پھر کتاب کے ہوں سامانِ خدا ساز ہم  
 ہوسلیم کے لئے شائع شجر طویرِ تسلیم  
 وسعتِ صفحہ کو میں نظر آتی ہے کم  
 پردہِ چشم کا ہے کاغذِ ابری پُر غم  
 ورقِ مہر جانتا ہے سدا آیتِ تک  
 نہ کھچا نشی گردوں سے وہ نقشا آیتِ تک  
 ایسی تصویر کہ اتر انہیں چہرہ با جس کا  
 فراسِ قالبِ خاکی میں ہے خاکِ جس کا  
 دنگ ہے دیکھ کے نقاش بھی نقشا جس کا  
 عکس کون اُسکا اتارے نہ ہو سایا جس کا  
 کوئی ہمتا نظر آیا نہیں جس نے دیکھا  
 نور کا سایہ سوا نور کے کس نے دیکھا  
 نہ ملاؤ ہونڈھنے والوں کو جو سائے کا پتا  
 سب نے کی فکر باندازہ مہمت کیا کیا  
 اہل قبلہ سے کہنے لگے کعبے کی ردا  
 خلد و اے بھی سمجھنے لگے نخلِ طوبی  
 پتلیاں دیدہ بیتِ الٰہی بن کر اُسکو  
 رکھ لیا حوروں نے اُنکے غنیمت اُٹھا کر اُسکو  
 حُسن وہ جس پر کہ خود حسن کے صلّ علی  
 جس کا پوسھن کو بھی سودا ہوا لیجا سے سوا  
 اک جھلمک دیکھ کر غش کھائیں جنابِ نبی  
 جی اٹھیں اُس لبِ جاں بخش پر مکرِ عیسیٰ  
 درجے طے حُسنِ خدا واد کے کیا خوب ہو  
 انتہا یہ ہے کہ اللہ کے محبوب ہوئے  
 کس قدر حُسنِ تناسب تھے اعضا موزوں  
 غیرتِ سر و سہی قامتِ بالا موزوں  
 تھا بلند می میں میانہ قدرِ عنا موزوں  
 صورتِ مصرعِ برجستہ سراپا موزوں

اور مصرع ہی وہ مصرع جو ہوا لاثانی  
 فرد ایسا کہ نہ مصرع کوئی جس کا ثانی  
 پست رفعت میں ہے کعبے کا ستوں کیا کنو  
 شافین نکلیں جو اسے شجرہ طوبی کیے  
 فرق کو قالب دستار تجلا کیے  
 درۃ التاج سر عرش معلایے  
 چتر حمد سے حق نے جسے عظمت بخشی  
 اور پھر طرہ طلع سے بھی زینت بخشی  
 گویہ پاک کی سبیل سے ہے نسبت بیجا  
 نازہ مشک ختن کنا سر اسر ہے خطا  
 لیلۃ القدر سے ہی قدر میں عظمت میں سوا  
 شب معراج ہی گویا ہے اسی کا سایا  
 بہر ان سبے ملی محکویہ تشبیہ نئی  
 خط طغرا میں ہے واللہ لگی تفسیر لکھی  
 صبح صادق کا ہے پیشانی انور سے ظہور  
 جلوہ گردادی امین میں ہے یا شعلہ طور  
 خال شکیں صفت مرداب دیدہ حور  
 آیت رحمت حق مصحف رضا حضور  
 منکشف نور حبیب سے جو رخ صاف بحر  
 حاشیہ سورہ والفجر پہ کشف کا ہے  
 بڑھ گیا اور خط سبز سے حسن رخسار  
 چمن خلدیں ہے سبزہ بینا کی بہار  
 خامہ کا تب قدرت کو ہیں کیا نقش نگار  
 خوب لکھا گیا طغرا یہ بخط گلزار  
 دعویٰ حسن خط اہل قسم توڑ دئے  
 خوشنویس ازلی نے ہی قلم توڑ دیئے  
 قاب قوسین کا ابرو خمیدہ پہ گماں  
 اکبر گم صرخ ہی مابیں دوا برو ہے نہاں

الف اسم جلالی کی طرح ہے جو عیاں پُر بنتی ہے وقت غضب سینہ اعدا پہ نشان

دارانِ ایر و نکاکب گیا حالی دیکھو

کھچ گئی بدر میں کیا تیغِ ہلالی دیکھو

چشمِ بد دور ہو کیا درِ حستِ چشماںِ سیاہ سرگسں رہتی ہیں بے سُر نہ زہے شانِ الہ

دل میں آہوے حرم کے کریں در پر وہ جوارہ حور عیں دیکھ کے کئے لگے ماشاء اللہ

سحر کیا کہ ہیں اعجاز میں مشاقِ آنکلیں

جفت ہیں کہنیں میں حُسن میں بے طاقِ آنکلیں

سُرخِ دُور سے وہ کہ تازک ہیں رگِ گلِ سو سوا جطرحِ ساغرِ گلزارِ گل میں موجِ صہب

نشد بادِ توحیدِ جو آنکھوں میں چڑھا جھوکر شوق میں مستانِ محبت کے کما

ساقیا جڑِ عذرا زحبابِ شرابِ عتی

رحمِ بر تشنہ لبانِ آنکے یا مَی و آری

بینی پاک کی فُتو شمع کی لوصلِ علی شعلہ طور سے کم حبس نہیں نور و ضیا

نزدِ باںِ بامِ حقیقت کی جو کیئے تو روا حُسنِ کوام کے سببِ رتیبہ معراجِ ملا

کیا بیاں کیجئے اعرا از و شرفِ بینی کا

چشمِ دنیا کو وسیلہ ہے خدا بینی کا

حُسن میں بڑھ کے ہر یوسف کے وہ روتا باں کس طرح چاہِ ذوق کو کموں چاہِ کنعاں

پانی پانی دُرِ دندان سے ہیں دُرِ غلطاں لبِ جاس بخش ہر چاہِ چشمِ آبِ حیواں

ہو بیٹھا بھی تو قہرِ بانِ تبسم ہو جائے

وہنِ پاک سے قل نکلے اگر تم ہو جائے

ہے زباں گنج معانی کی کلیدِ اسرار  
شان میں جبکہ ہے کایفِ خلقِ صادق ہر بار  
صفت لب میں خموشی کا ہی لازمِ اظہار  
محبتِ گوش میں ہے بند زباںِ گفتار  
بکھل نہیں سکتا معاً ہے حدیث لب و گوش

کہتے ہیں حضرت جبریلؑ ادبِ خاموش  
شانِ ودوش ہی عظمت میں ہیں ہر دوشِ فلک  
جلّ شانہ کی صدا دیتے ہیں گردوں پہ ملک  
شانِ رفعت کے ہیں شایاں کچھ اس میں نہ شک  
کیوں نہوں غاشیہ بردوش سہا تہِ سہمک  
شوق ہے شاہدِ رحمت کو ہم آغوشی کا  
فردہ اس دوش سے اُمت کو سبکدوشی کا

منفعلِ پست مصفا سے ہو لوحِ سینہ  
غیرتِ مہرِ سلیمان ہے بنوتِ کانگین  
کلمہ نقشِ نگین ہو کوئی شک اس میں نہیں  
نقطہ رکھنے کی جگہ جس میں نہ تل بہر کبھی نہیں

ہو گیا نامِ خدا دین کا سکہ جاری  
ہو گئی زیرِ نگین جس کے خدائی ساری  
ہے گریباں سے عیاں حُسنِ بیاضِ گرون  
دامنِ طور سے ہے دستِ دگریباں و اہن  
جلوہ گریوں ہے تن صاف تہِ پیراہن  
شمع کا نور ہو فانوس میں جیسے روشن

دُرا سرارِ فاوجی کا خزینہ سینہ  
لوحِ محفوظ کا گویا ہے سفینہ سینہ  
ساعدا صاف بھی وہ رشکِ وہ شاخِ بلور  
رنگِ شمعِ سحری دیکھ کے جب کو کا نور  
روشنِ انگشتِ مبارک سے ہیں فوارہ نور  
آستین سے ہوا دیکھو یہ بیضا کا ظہور  
ہاتھ نکل ہوں جو سے پنجرہ جیاں نکھول

پنجہ شاہ کو پنج آیت قرآن لکھو  
 ناخن شہ سے مرہ نوہو مقابل کیونکہ  
 آج تک ہوتا ہے انگشت ناگروں پر  
 اک اشارے میں ہوا معجزہ شوقِ قمر  
 چشم بدور دنیا سے کف دست انور  
 اک جھلک دیکھتے ہی شمع تجلی گل ہو  
 دست موٹی میں چراغ یدِ بیضا گل ہو  
 زانوئے شہ سے خجل آئینہ اسکر  
 صاف شفاف دنیا بار تجلی گستر  
 ساق پر نور کی ضلالتِ قائم تک یکسر  
 دیکھنے والوں کی حیرت سے پھسل جانظر  
 ہو سراپاے مبارک کا بیاں کیا پایہ  
 عرش سے پاے معلیٰ کا ہے اونچا پایہ

کر لیا نظم شفق میں نے سراپاے حضور  
 نذر کو لیکے چلوں پیشِ حندِ اودھ غفور  
 گو سراپا ہوں خطا معترفِ عجز و تصور  
 اور ساتھ اسکے ادب سے یہ کروں عرضِ غور

بارک اللہ عناصر کی ہوتقدیر ایسی

یارب اس جو کھٹے میں اور ہو تصور ایسی

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ بِقَدْرِ حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ

مسدس در بیان وفات شریفِ مسیحی باستم بخنی مخبر وفات

عالم سے شہنشاہِ دو عالم کا سفر ہے  
 سلطانِ عرب سید اعظم کا سفر ہے  
 سردارِ گروہِ نبی آدم کا سفر ہے  
 افسوس کہ محبوبِ مکرم کا سفر ہے  
 کعبہ ہے یہ پوشِ غم قبلہ دیں میں

خوشید نہاں ہوتا ہے آغوشِ زمیں میں

اندھیر ہے گل ہونی کو ہے شمعِ رسالت      ہے تیرا تاریک جہاں جھپائیِ بظلمت

افسوس! دینے کا اجر ناس ہے قیامت      کم روز قیامت سے نہیں شامِ مصیبت

یہ شامِ مصیبت ہے شبِ تار سے بڑھکر

ہے بارالم کوہِ گرانب ار سے بڑھکر

ہنگامہِ محشر ہے بپا ارض و سماں      نہیں بجزوِ برجن و ملک آہ و بکا میں

تارے بھی ہیں سنہ ڈھپالی ہوئے کالی گٹا میں      رُجھائے ہوئے پھول ہیں دامِاںِ صبا میں

گلشن میں جو چھپائی ہے گھٹنا حسرت و غم کی

ہر گل کے ہو سینے میں خلشِ خارِ الم کی

سنبھل صفت گیسو ہے برہم ہے پریشان      شبنم کی طرت دیدِ زر گس بھی ہے گریاں

غنجے ہیں جو دلتنگ تو گل چاک گریاں      مہینا لہ فریاد میں ارغانِ خوش الحساں

عَلَّیْ یُفِیْضُ فِی الصُّوْرِ کَا بِلِسْ کی نفاں یہ

اک شور قیامت ہے بپا کون و بسکاں میں

کہتے ہیں مہر افیل لئے سور فلک پر      کیا حکم ہے اے مالکِ کلِ حاکمِ داد و

کس دن کے لئے تو نے اٹھا رکھا ہے محشر      دن ہے وہ دن جس کو کہیں حشر سے بڑھکر

کس طرح قرار آئیگا اس دارِ فنا کو

شاہنشاہِ عالم تو چلے ملکِ یقا کو

جب آخری حج سے ہو فارغِ شہِ ابرار      حل ہو چکے اسلام کے سب عقدہ و شرار

ناگاہِ علالت کے نہایاں ہوئے آثار      تپ آلی میحساےِ زمیں ہو گئے مہار

حکم آیا کہ صحت بھی ہے موجود شفا بھی

جو تیری رضا ہے وہی مرضی خدا بھی

فرمایا کہ صحت کا ہوں خراباں نہ شفا کا      کچھ کام نہ درماں کا ہریاں ہے نہ دوا کا

مبندہ ہے جو تاجِ فرمان ہر چند را کا      ہر حال میں بایں ہوں تسلیم و رضا کا

جب ختم ہوے دورۂ آلام جدائی

عاشق کے لیے وصل ہوا انجام جدائی

اسدِ رحیمِ علالت کی خبر پاتے ہی اصحاب      حاضر ہوے کاشانہ میں بادیدہ پُر آب

مضطرب تپ ہجراں سے جو تھی صورتِ سیاح      چادر کو کوئی ہاتھ لگاتا یہ نہ تھی تاب

کچھ آخری تبلیغِ بجالانسی کو حضرت

اٹھ بیٹے تھے مسجد کی طواف جانی کو حضرت

اصحاب سبجائے ہو تھے گروتھے انصار      مسجد میں بدقت ہوے داخل شدہ ابراہار

شدت کی تھی تپ ضعف سے رنجور تن زار      فرمانے لگے آیا ہے رخصت کو یہ مبیار

یہ سگے رہی ضبط کی طاقت نہ کسی میں

تھا شور فغاں مسجد پاکِ نبوی میں

فرمایا کہ خاموش رہو صبر سے لو کام      جو کام رسالت کے تھے میں کر چکا انجام

سن لو اسے یہ آخری رحلت کا ہی پیغام      پانا تھا جو کچھ پاچکے تم نعمتِ اسلام

اَمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اَرَادَ اللهُ

اَعْلَمْتُ عَلَيْكُمْ كَثْرَتَ تَعْمُوْلَاہ

آئے تھے ہدایت کے لئے جتنے پیغمبر      تبلیغِ رسالت سے مشرف ہوئے اکثر



پورے ہوئے امام الہی کے جو دفتر ممتاز ہوئے بارگاہِ قرب میں جا کر  
 آئے تھے جو بندوں کے ملائیکہ خدا سے  
 ملنے کو خدا سے وہ گئے دارِ فنا سے

بندہ وہ کہ راضی رہے مالک کی رضا میں کیا دخل ہے انسان کو مرضی خدا میں  
 کیا خاک بنا سے کوئی گمراہِ فنا میں اک رات کا مہمان مسافر ہے سرزمین  
 عاشق کو مبارک کہ فنا عین بقا ہے

پیغامِ اجلِ مُردہ دیدارِ خدا ہے  
 بے وصل کے عشاق کو راحت نہیں ملتی بے کہو کی ہوئے جہان یہ دولت نہیں ملتی  
 بے فقر و فنا پاکے یہ لذت نہیں ملتی بے قرب کبھی وصل کی نعمت نہیں ملتی

دربار سے جیکی ہو طلبِ خواب وہی ہے  
 طالب کا جو مطلوب ہو محبوب وہی ہے  
 تبلیغِ رسالت کے جو تھے مرحلے و مشوار طے ہو چکے اب میں ہوں سبکدوش و سبکبار  
 اس وقت مگر فرض ہے اس امر کا اظہار ہو فرض کسی کا تو ادا کر دے یہ نادار

مانا کوئی مجھ سے طلبگار نہیں ہے  
 منظور مگر سر پہ مجھے بار نہیں ہے

سُن لیں یہ وصیت مری سب موہنِ تیار اصحاب ہوں یا آلِ حجاج ہوں کہ انصاف  
 مل چکے ہوں ایک ایک کے حامی و مددگار میرے ہی قدم پر رہے ہر ایک کی رفتار

دل سے رہیں سرگرم طلبِ حق کی عنایں  
 حق انکی رضا میں ہے وہ حق کی رضا میں

لکھا ہے اس انشائیں کہ حضرت ارجمند  
کنے لگے لایا ہوں میں گو فردہ دیدار  
جبریل عیادت کیلئے آئے کئی بار  
لیکن ہے یہ ارشاد کہ محبوب ہے مختار

منظور ہو عالم میں اقامت تو وہی ہو

یا خلد بریں جا کے قیام ابدی ہو

رضواں کی ہی خسرت کہ ہو آباد جہناں بھی  
رواق شہ کونین کے دم سے ہو وہاں ہی

جوئے غسل و شیر ہی ہیں نہ رواں ہی  
موتی کے محل ہی ہیں زمرہ کے مکاں ہی

فردوس ہوا آپ کے کاشانہ ہے کس کا

تسلیم چھلکتا ہوا پیانہ ہے کس کا

فرمایا کہ دنیا سے ہوں برخاستہ خاطر  
جو مرضی مولیٰ ہو ہر حال ہوں حاضر

بندے کو کوئی عذر ہے جو حکم ہو صادر  
پوشیدہ کوئی بات نہیں اُس پہ ہے ظاہر

سب اُسکی عنایت سے بڑا اُسکا کرم ہے

امت کے سوا اور کوئی منکر نہ غم ہے

حکم آیا کہ فرمائیں نہ اندیشہ امت  
رحمت ہوا دہر سے جو اُدھر ہے شفاعت

اُن کے لئے فردوس ہے کاشانہ راحت  
اُن کے لئے مرتے ہی اُٹھتے ہیں درجہ جنت

رحمت کو ہے میری سبقت میر غضب پر

ہوگی نظر لطف و کرم حشر میں سب پر

جبریل تو رخصت ہوے باوید کہ خونبار  
پھر قابض ارواح کی آمد ہوئی کی بار

دروازے کے کھلنے پہ چو پیچم کئے ہمارا  
بند آنگھیں کھلیں چونک اُٹھے سید بار

فرمانے لگے فاطمہ نہ ہراسے کہ کیا ہے

یہ کون چلا آتا ہے کسی یہ صدا ہے

زہرا نے ادب کے کما اے ختم رسالت کتنی ہوں تو سنتا نہیں یہ عذرِ عیالات  
کیا جانے بشر ہے کہ فرشتہ ہے یہ حضرت ہو حکم تو دیہوں اسے آہنیکی اجازت

فرمایا کہ پیغامِ اہل اسکی صدا ہے

صحت تہجس درو کو اسکی یہ دوا ہے

پیا سو نکو پلاتا ہو یہی جامِ فنا بھی یہ ذائقہ الموت بھی ہے آبِ بقا بھی  
یہ داروے وصلت بھی ہے فرقت کی دوا بھی اس سے عرضِ عشق کو ہوتی ہے شفا بھی

عاشق کو چھڑاتا ہے یہی دامِ بلا ہے

ہر بندہ مومن کو ملاتا ہے خدا سے

اے صلّ علی اس کرم جو دے قرباں کھتا نزع میں ہی ہے گنہگار و نہ احساس  
کتنی فکر کہ امت کی ہوں سب مشکلیں اس فرماتے تھے بیچاروں کا اللہ نگہاں

سو جائیں تصدق ہوں شہنشاہِ ام پر

ہر اس ہزاروں کرم و لطف تھے ہم پر

لکھا ہے کہ بولے ملک الموت یہ اُمدم امت کے دمِ نزع کا فرمائیں نہ کچھ غم  
اے فخرِ رسل سرورِ کل سیدِ عالم ہر حال میں ہیں تابعِ حکمِ نبویِ ام

یوں حیاں سبکِ نظائلی ہر ایک کرتی ہے

یوے لگی تر جیسے نکلتی ہے چمن سے

ناگاہ ہوئی روتی بنی مائل پر وار و ناازل ہوئی رحمت در فردوس ہو بازار

زی قدر میں نے عالمِ بالا سے یہ آواز مجبوبِ خدا وصلِ خدا سے ہوئے دسار

جنت کا دماغ آج چڑا خوش بریں پر  
 اک غم کا فلک ٹوٹ پڑا روئے زمیں پر  
 جس مطلع انوار سے روشن ہو درآت  
 پیدا ہوئے شمس و قمر و ارض و سموات  
 سایہ اٹھے اُس مہر و خشاں کا جو ہریت  
 کیوں آنکھوں میں ہر ایک کے یکساں ہوئے ویرا  
 سکتے ہیں تھے ہر سو درو دیوارِ مدینہ  
 سنان تھا ہر کوچہ و بازارِ مدینہ  
 سامان تھے محشر کے قیامت کا سماں تھا  
 جو غیرت کا زار تھا ویراں وہ سماں تھا  
 بس شمع کے گل ہوتے ہی تاریک جہاں تھا  
 تھا نور تو فانیوس میں محفل میں دھواں تھا  
 گھر عاکشہ پاک کا ویراں ہوا انوس!  
 مسکن جو بکھتا مدفن وہ شبستان ہوا انوس!  
 یارب شہ دیں سید ابراہیم کا صدقہ  
 محبوب کے اُس روح پر انوار کا صدقہ  
 کل آل کا اصحاب کا انصار کا صدقہ  
 ابدال کا اذنا کا انخیاں کا صدقہ  
 ہو خاتمہ بانجیر محمدؐ کی دلا میں  
 دے جان شفق بھی راہ تسلیم و رضایں  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ  
 بیان شرف زیارت روضہ منورہ و فضائل مدینہ طیبہ  
 زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا  
 حضورِ ابراہیم علیہ السلام کے روضہ منورہ کی زیارت باسعادت اُمّتِ مرحومہ

کے لئے ذریعہ نجات و وسیلہ فیوضِ حسنات ہے وارثِ قطنی وغیرہ کتبِ حاشیہ سے مروی ہے :-

حدیث :- مَنْ زَارَ قَبْرِي وَحَبَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي -

ترجمہ :- جس نے میرے قبر کی زیارت کی اُس کی شفاعت مجھ پر واجب ہوئی۔

حدیث :- مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَاَنْتَ مَرَارًا نِي فِي حَيَاتِي -

ترجمہ :- جس نے حج کیا اور میرے قبر کی زیارت کی میری حیات کے بعد گویا عالمِ حیات میں مشرفِ زیارت (اس مقام پر شتاقانِ زیارت باسوز و گداز گویا یوں عرض راز و نیاز کرتے ہیں)

گھر کر گئی ہے دل میں تمنا سے مدینہ	کعبہ میں نظر آتی ہے اب حیا کی بزم
کچھ اُس کی زیارت کا شرفِ حج سے نہیں کم	کئے کا تو سردار ہی مولا سے مدینہ
گھبرا کے نکل آؤنگا میں چاکِ گریباں	جنت میں جو یاد آئے گا صحرائے مدینہ
نظروں سے اتر جائے بہارِ گلِ جنت	رضواں کو جو دکھلا دوں تماشا سے مدینہ
قسمت میں زیارت ہو تو کچھ دور نہیں ہے	بلوائے مدینہ مجھے مولا سے مدینہ
اب ہند میں مرنے والے ہیں ہجر اں	فریاد ہے فریادِ مسیحا سے مدینہ

ہر پھول سے آتی ہے شفقِ ابوبے ہمیز

اے صلِّ علی النکستِ گلہا سے مدینہ

حدیث :- مَا بَيْنَ قَبْرِي وَصَنْبَرِي دَوْصَتُهُ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ -

ترجمہ :- میری قبر اور میرے منبر کے درمیان بشت کے باغوں سے ایک باغ ہے :-

زہرے روضہ و گلشا سے مدینہ	بہارِ جنباں ہے فضا سے مدینہ
مجھے خلد میں یاد آئی گی ہر دم	فضا سے مدینہ ہوا سے مدینہ

نکل آئیں جنت سے گہرا کے حویریں اگر دیکھ پائیں دفنائے مدینہ  
 نہیں عاشقوں کو کوئی اور حسرت سوائے مدینہ سوائے مدینہ  
 شفق درود دل کا مرے چارہ گر ہے  
 میحائے دارالشفاء - کے مدینہ

سبحان اللہ! مدینہ طیبہ کی خاک پاک خاکِ شفا دلاں کا خباہ عشاقِ بقیار کے  
 درود دل کی دوا ہے۔

پے عاشقِ بقیہ مدینہ دوا درود کی غبارِ مدینہ  
 عجیب رنگِ سپر ہے بہارِ مدینہ بہارِ جناب ہے نثارِ مدینہ  
 اگلی بنے میری آنکھوں کا ستر غبارِ سوادِ دیارِ مدینہ  
 چہرے گلشنِ بہشتِ جنت ہو ضوہا بیابانِ قرب و جوارِ مدینہ  
 تصور سے کہتا ہوں نقشہ دکھا دے گھر بچھے دیکھوں بہارِ مدینہ  
 جو منزل میں پیچھے رہا قافلے سے تڑپنے لگا بیتِ دارِ مدینہ

شفق کاش بہر جاؤں میں جاؤں دل سے  
 قدا کے مدینہ نثارِ مدینہ

اہل سنت و اجماعت کا اجماع اس پر ہے کہ اشرف البلاد مکہ معظمہ و مدینہ منورہ  
 ہیں اور باتفاق اکثر علماء دیں حرمین شریفین میں مدینہ طیبہ کو بوجہ چند ترجیح ہے  
 خصوصاً وہ ارض پاک جبکہ حضور کے جسد اطہر نے بسترِ خوابِ استراحت بنا لیا ہے  
 کہہ کیا بلکہ عرش و کرسی سے ہی افضل ہے قدا کے درمختار میں ہے۔ قَاتِلُ  
 أَفْضَلُ مَطَا فَاسْتَقْبَلُ الْكَلْبَةَ وَالْعَرْشَ وَالْكَرْسِيَّ

زہے ارض رفعت نشانِ مدینہ      بڑھی عرش و کرسی سے شانِ مدینہ  
یہ تنزیلِ قداں سے ثابت ہوا ہے      خدا کو ہے پیاری زبانِ مدینہ  
وہ روضہ ہے مہیائے عرشِ عظم      کہ حبیبِ مبارک ہے جانِ مدینہ  
مجھے ذکرِ جنت سے کیا کام واعظ      سنا دے کوئی داستانِ مدینہ

حکمد دیکھئے آستانِ پشاما

شفیق بھی ہے اک مدحِ خانِ مدینہ

سبحان اللہ! مدینہ طیبہ کی ہر صبح و شام خیر و برکت سے معمور اور دروہام النوار اقدس  
سے نورِ علیٰ نور ہے

ہیں طورِ تجلی درو دیوارِ مدینہ      موسیٰ ہی ہیں عرش و کیکے انوارِ مدینہ  
آجائے خزاں گلشنِ فردوس پر ضلوعا      دیکھے جو ہر گل گلزارِ مدینہ  
جنت سے سرکارِ نہ طوبیٰ ہو مطلب      کافی ہے مجھے سایہ دیوارِ مدینہ  
ہے مشکِ خشن نکلت گیسو و ہمیر      تاتا رہے ہر کوچہ و بازارِ مدینہ

جنت کی بہار آج شفیق لوط رہی ہیں

دیتے ہیں عجیب لطف یہ اشعارِ مدینہ

سبحان اللہ! حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ کی قدر  
منزلت بڑھائی اور فضلِ خدا سے دولت و اریں اس ارضِ پاک کے دامن میں آئی  
پھر محبوب کا مسکن عشاق کو کیوں محبوب نہ ہو۔ مولا تاروم

گفت معشوقے بعاشق کا یفتا      تو بغربت دیدہ بس شہرِ ما

پس کد میں شہر نہ اتنا خوشترست      گفت آں شہر کہ درو و برکت

کسی معشوق نے عاشق سے پوچھا تو نے بہت شہر دیکھے سب پرہاکون ہے اس نے  
کہا جہاں محبوب دلمر باہو تضمین ملو لقمہ

بسی ہے عطریں باد صبا دینے کی ہر بارغ جناں ہے فضا دینے کی  
ہر ایک شے ہے عجب دلیر بادینے کی ہر ایک چیز ہے کیا خوشنما دینے کی  
پری کی شکل ہے مردم گیا دینے کی

ہوا سے خلد سے بہتر وہاں کی آب دہوا فضا سے طید پہ ہے کیا دلمناز روح افزا  
نہیں ہے دل میں کوئی حسرت اور اسکو جلا جو دل مرے پہلو سے کچھ نہیں پروا  
پر آرزو نہ ہو دل سے جدا رہنے کی

افسوس! ہم گدایاں آستان شاہ حجاز رفتہ دلمناز سے منزلوں دور دور از یادیدہ  
اشکبار و دل میقار گویا یوں درو جہانی کا اظہار کرتے ہیں مسدس تضمین بیت مشہور  
فغاں زویدہ خونبار چشم نوحہ گرے بنالہ سوز و گداز سے نہ در فغاں اثر ہے  
نہ صبر و دل میں پائے سکون در جگر ہے قرار در قفسے نے سوی چین گور ہے

نہ قاصد سے نہ عبا سے نہ مرغ نامہ بر ہے

کسے زبیکسی ماننی بردخبر ہے

لبوں پہ آگیا دم کب تک آہ سوز بہرے سبہا لے دلو کما تک جگر پہ ہاتھ دہرے  
غریب عاشق ناشاد کیا ترپا کے مرے پیام کس سے یہ بھیجے کلام کس سے کرے

نہ قاصد سے نہ عبا کو نہ مرغ نامہ بر ہے

کسے زبیکسی ماننی بردخبر ہے

نہ کوئی مونس دغخوار ہے نہ بہام ہے کہ در دہے مرا بہر رو ہنشین غم ہے



رجزِ حسرت و اندوہ دل میں پہنچ ہے      کسوں میں کس سے عجب بے بسی کا عالم ہو

نہ قاصد دے نہ صبا کے نہ مرغِ نامہ برے

کسے زبیکسی ماننے پر و خبرے

غمِ فراق کے رنج و ملال کس سے کہیں      ہو لی ہے جان ہی تن پر و بال کس سے کہیں

دلِ جزویں میں ہیں کیا کیا حینال کس سے کہیں      خبر لویا شہر دیں اپنا حال کس سے کہیں

نہ قاصد دے نہ صبا کے نہ مرغِ غلامہ برے

کسے زبیکسی ماننے پر و خبرے

یہ شرم ہے کہ میر شیدا سے طلبہ کہلاؤں      پھر اُس پہند کا پیوند خاک ہو جاؤں

پیامِ نہیں کس سے پیامِ بھجواؤں      خبر میں اپنی دہاں آپ کیسے پہنچاؤں

نہ قاصد دے نہ صبا کے نہ مرغِ نامہ برے

کسے زبیکسی ماننے پر و خبرے

کیا نہیں کوئی پیغامِ بردینے تک      ہوا نہ ہاے کسی کا گزردینے تک

نہ پہونچی آہِ نسیمِ سحرِ مدینے تک      کوئی نہ لے گیا میری خبرِ مدینے تک

نہ قاصد دے نہ صبا کے نہ مرغِ نامہ برے

کسے زبیکسی ماننے پر و خبرے

بہاِ خلد مجھے جیتے جی دکائے کون      گلی تک آ پکے ہمراہ لیکے جائے کون

خضر ہی ساتھ نہیں راستہ تباہ کون      مدینہ جاکے مرا حال دل سناے کون

نہ قاصد دے نہ صبا کے نہ مرغِ نامہ برے

کسے زبیکسی ماننے پر و خبرے

غریب بندہ بے زر کی کون سنتا ہے      حقیقہ خوار دلوں کی کون سنتا ہے  
دہائیاں دل مضطر کی کون سنتا ہے      قفس میں طائر بے پر کی کون سنتا ہے

نہ قاصد سے نہ صبا کو نہ مرغ نامہ بر سے

کسے زبیکسی ماننے بردخبر سے

صدائیں قیدی زنداں کی کون سنتا ہے      اسیر گوشہ حرام کی کون سنتا ہے  
فقیر مصطوفان لاں کی کون سنتا ہے      غریب بے سرو سامانی کی کون سنتا ہے

نہ قاصد سے نہ صبا کو نہ مرغ نامہ بر سے

کسے زبیکسی ماننے بردخبر سے

مزار شہ پہ کوئی کاش یہ یہ لیجاے      مری طرٹ سے درود و سلام پہ پوچھاے  
وہاں سے درد جگر کی مرے دوا لائے      مگر تلاش یہ ہو کون جائے اور آئے

نہ قاصد سے نہ صبا کو نہ مرغ نامہ بر سے

کسے زبیکسی ماننے بردخبر سے

پیام اپنا کے تو کسے ملا کے کہے      کوئی نہیں ہے جو موقع محل بھی پا کے کہے  
شفق کے تو کسے درد دل سنا کے کہے      کوئی نہیں ہے جو دکھ سکھ کسی کا جا کے کہے

نہ قاصد سے نہ صبا کو نہ مرغ نامہ بر سے

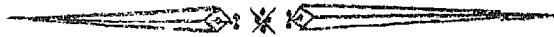
کسے زبیکسی ماننے بردخبر سے



## اشعار التجائب

شفیع تو میں گنہگار یا رسول اللہ      کریم ہے تری سرکار یا رسول اللہ  
 ہمارا حال ہو سارا حضور پر روشن      نہیں ضرورتِ اظہار یا رسول اللہ  
 سفر طویل ہے توشہ قلیل میں تادار      ہو سہل منزل و شوار یا رسول اللہ  
 یہ التجائب ہے کہ ہوں دفن مرکو طیب      لحد ہو غیرتِ گلزار یا رسول اللہ  
 قبول ہوتے ہی جنت کو پھول ہو جائی  
 شفق کے تختہ اشعار یا رسول اللہ

جائے      فلما      ۱۵



## مناجات اول

اے خداوندِ زمین و آسمان  
ہے تو ہی سجدہ و کعبہ و گل  
ہے تجھی سے است و بود و جز و کل  
گل کو گر چاہے بنا دے خار تو  
ہیں ترے محتاج سارے خشک تر  
تیرے پر تو سے فرغ نوز و نار  
یہ نہیں کتا کہ دے جنت میں گہ  
یہ نہیں کتا کہ دے حور و قصور پڑ  
یہ نہیں کتا کہ دے مال و منال  
یہ نہیں کتا کہ دے تاج و سریر  
یہ نہیں کتا کہ دولت ہو نصیب  
کو چہ شاہِ عجب و کھلا مجھے  
اُس درِ عظمت نشان پر کھلے سر  
اب یہ سحر اور سنگِ آستان  
آئے اُس در پر اجل کیا خوب ہو  
ہو شفقِ مرفن حیرت پاک ہیں

بادشاہِ مالکِ کون و مکان  
ہے تو ہی مقصودِ کل موجودِ کل  
ہے تجھی سے تار و پود و خار و گل  
خار کو چاہے کرے گلزار تو پڑ  
تیرے دریا کے ہیں قطرے بحر و بر  
باغِ جنت تیرے گلشن کی ہمار  
یہ نہیں کتا کہ دے قصور گہ  
بخش دے لیکن مرے جرم و مقصود  
جو رضا تیری عطا ہو بے سوال  
اپنے ہی در کا مگر رکھتا فقیر  
دولتِ حج و زیارت ہو نصیب  
روضہِ محبوب تک پہنچا مجھے  
یوں کروں عرض اے شہِ والا گھر  
ایسے در کو چھوڑ کر جاؤں کساں  
جاں فدا اے روضہِ محبوب ہو  
خاکِ لچائے وہاں کی خاک میں

رَبِّ اغْفِرْ اَنْتَ حَيُّ الرَّحِيْمُ  
فَاَسْتَجِبْ اَمِيْنَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

## مناجات دوم

اے سب کی دعائیں سننے والے      کانٹے ہر دل سے چھیننے والے  
 جو جنگجو پسند آئے سن لے      کانٹوں کو ہٹانے کے پھول چھین لے  
 جس میں تیری رضا وہ بہتر      خوش جس سے ہو تو وہ عادی بہتر  
 سب تجھ سے ہیں سب کا ہی سبب ہے      سب تیرے ہیں اور سب کا ہی سبب ہے  
 تو ہی مالک ہے بحر و بر کا      تو ہی محنت و خشاک و تر کا  
 ذرے کو آفتاب کر دے      قطرے کو درخشاں آب کر دے  
 پتھر کو کر دے چارے پانی      دے کوہ کو عجب سر کی روانی  
 تو چاہے تو پاؤں آبر و خاک      تو چاہے تو خاک سے کری پاک  
 بندہ ہوں گناہگار تیرا      مجرم ہوں شہسار تیرا  
 خاالی ہوں خواستہ گارِ رحمت      عاصی ہوں اُسیدوارِ رحمت  
 جب وزنِ عمل کی آئے بادی      پلہ رہے نیکیوں کا بھاری  
 کٹ جائے صراط کی بھی منزل      سب سہل تجھے مجھے ہو مشکل  
 یارب شاہِ عجب کا صدقہ      جتنے پیارے ہوں بکا صدقہ  
 رکھ لینا شرم التجا کی      تیرے ہاتھ آبر و دعا کی  
 واسن ترا ہاتھ سے نہ چھوٹے      بندوں کا آسرا نہ ٹوٹے  
 وارث تو ہی ہے ہر ایک کسی کا      محتاج نہ ہو شفق کسی کا  
 یارب بظہیرِ آلِ یاسین      آمین آمین ثم آمین



حضرات! اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اردو شاعری کس طرح کی جاتی ہے؟ اس کے عیوب کیا ہیں؟ اس کے محاسن کیا ہیں؟ تو اس رسالے کو دستور العمل بنائیے۔ تحقیق حشور و اند- ذم کا پہلو- تبندل- شتر گزہ- ایطا وغیرہ کا بیان مثالوں کے ساتھ اس طرح لکھا گیا ہے کہ پڑھکر سمجھ لینے والا اپنے کلام کی اصلاح خود کر سکتا ہے۔ تذکرہ تانیث کے مختلف فیہ الفاظ کا فیصلہ بھی ہے۔ عطف و اضافت - واحد و جمع وغیرہ کے متعلق ضروری باتیں درج ہیں۔ اصناف سخن کی بحث میں قصیدہ گوئی - غزل گوئی - مرثیہ گوئی - مثنوی - رباعی - قطعہ - تالیف گوئی کے متعلق وہ مفید و کارآمد مضامین لکھے گئے ہیں جن سے ہر صنف سخن کا ماہر ہونے کے علاوہ مذاق سلیم حاصل ہونے کا چارہ درپیش ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اس طرح کا رسالہ اردو میں اتنی کارآمد باتوں کے ساتھ اب تک نہیں لکھا گیا تھا۔ مصنف نے اپنے استاد حضرت امیر بینائیؒ لکھنوی کے لفظ حق میں جو فیوض حاصل کئے اور برسوں کے تجربہ شاعرانہ سے جو کام لئے ان سب کا ایک مفید مجموعہ سببہ۔ اکثر شعر اکو یہ رسالہ ایک شفیق رہنما کا کام دے سکتا ہے۔ مضمون کی خوبی عبارت کی دلچسپی کا لطف امیر متراود ہے۔ چھپائی لکھائی سب اعلیٰ پیمانے کی ہے۔ قیمت :- ۸

مجموعہ رباعیات - جبین ہر مضمون کی روایت و ارباعیاں دو سو کے قریب ہیں اور جناب خلیل جانشین امیر بینائی کا یہ تاریخی مصرع کہ مصرع ہر رباعی تازگی میں فرو ہے۔ اسکی صدقات کو کافی ہے۔ مطبوعہ مضی عام اگر وہ نصف کے قریب جلدیں باقی اور شائع ہو گئیں قیمت ۱۰ علاوہ محض و

المش  
مؤلف ناچیر شفیق عماد پوری رفیع گنج ضلع گیا





شماره ۷۹۱۵۴۴۱  
This book is due on the date last  
stamped. A fine of 1 anna will be  
charged for each day the book is  
kept over time.

